

ادبیاتِ عجم

حصہ دوم

عابد سن فریدی

(ترمیم شدہ)

ادبیاتِ عجم

حصہ دوم

نصاب فارسی جدید برائے امتحان انٹرمیڈیٹ

مرتبہ

جناب مولوی عابد حسن صاحب فریدی - ایم اے ایل ٹی

پروفیسر فارسی سینٹ جانس کالج لاہور

ناشر
رام پرشاد اینڈ سنز لاہور

با تہام خوف است حیدر منجر

اگرہ اخبار برقی پر سیل گرہ میں جھپی

دیباچہ

ادبیاتِ عجم کا پہلا حصہ ہائی اسکول کے نصاب فارسی جدید میں دوسرا حصہ انٹرمیڈیٹ کے نصاب میں اور تیسرا آئندہ آگرہ یونیورسٹی کے بی اے کے نصاب میں ساہماں شامل رہا ہے۔

الحمد للہ کہ تینوں حصے اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم کے لئے پسند کئے گئے اور اب تینوں کے نئے ایڈیشن شائع کئے جاتے ہیں۔

حصہ اول کی طرح حصہ دوم میں بھی بعض کم دلچسپ مضمون بدل کر بہتر اقتباسات شامل کر دئے گئے ہیں۔

ادبیاتِ عجم میں مختلف تحریروں کے نمونے موجود ہیں۔

پہلا مضمون ایک مشہور ڈرامہ ہے۔

دوسرا ایک دلچسپ جدید فنانہ ہے۔

تیسرا ایک مشہور مقدمہ ریاستی کی میراث ہے۔

چوتھا ڈرامہ سلطانہ امیر وندھیا پر مشتمل ہے۔

اسی طرح چند نظمیں، نظم دستند شہزادہ کی اور اخلاقی اور ملکی نظمیں درج ہیں۔

ادبیات عجم کے منتخبات سے قارئین و طالبین کو روشناس کرنے کے لئے
مندرجہ ذیل طور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

حکایت یوسف شاہ سراج اصل میں ترکی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس کا مصنف میرزا
فتح علی اخوندزادہ ہے۔ جو تاتاری نسل سے تھا۔ اور انیسویں صدی کے آغاز
میں روسی فوج تنصیف فلس میں فوجی افسر تھا۔ میرزا فتح علی صاحب سیف ہی تھا
اور صاحب قلم بھی۔ اس کی تصنیف سے ایک فسانہ اور چھ ڈرامے ہیں۔ ان
سب کو میرزا جعفر قراہ داغی نے فارسی جدید میں ترجمہ کیا ہے لیکن اس
خوبصورتی اور قابلیت کے ساتھ کہ ترجمہ نہیں بلکہ اصلی تصنیف معلوم ہوتی
ہے۔ ڈراموں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) سرگزشت وزیر خاں لشکران۔

(۲) حکایت خوسرو و انگن

(۳) سرگذشت مردخیس۔

(۴) حکایت وکلانے مرافعہ

(۵) حکایت موسیٰ و زرداں حکیم نباتات دست علی شاہ مشہور سجادوگر

(۶) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔

ساتواں یہ فسانہ حکایت یوسف شاہ سراج ہے۔ اگرچہ اس پر
فسانہ اور ڈراما کے انداز بیان ملے ہوئے ہیں لیکن چونکہ ایکٹ اور سبب کی

ترتیب و تقسیم اس کے اندر نہیں ہے۔ اس لئے اس کو ڈراموں کی فہرست سے جدا کیا جاسکتا ہے۔

پہلی بار ان سب کا مجموعہ ۱۸۶۴ء میں مہران میں شائع ہوا، اس کے بعد الگ الگ اور دو دو تین تین کے مجموعے مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ قبول عام کا یہ عالم ہے کہ انگلش، فرینچ، جرمن زبانوں میں اصل ترکی اور فارسی سے ترجمہ ہو چکے ہیں۔

یوسف شاہ سراج کا قصہ ان سب میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے یعنی یہ واقعہ فرمانہ کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک تاریخی واقعہ ہے اور تاریخ عالم آراء عباسی میں مذکور ہے۔

شاہان مشرق کو بخوں کی پیشین گوئی پر ہمیشہ اعتقاد رہا ہے اور تاثیر نجوم کے قائل رہے ہیں۔ ایران میں یہ اثر بہت زیادہ تھا بلکہ آج تک اہل ایران اس اثر سے خالی نہیں ہیں۔ دربار شاہی میں ہمیشہ منجم حاضر رہے ہیں اور انکی پیشین گوئی اور ہدایت پر عمل ہوتا رہا ہے۔ ایران میں صفوی خاندان کا شاہ عباس اول بڑا جلیل القدر حکمران ہوا ہے۔ ۱۵۷۶ء سے ۱۶۲۹ء تک اس نے حکومت کی ہے۔ تخت نشینی کا ساتواں سال تھا کہ شاہی منجم نے پیشین گوئی کی کچھ عرصہ کے لئے تاثیر نجوم حکمران کے لئے ناموافق وغیرہ سے اسے ہے۔ چنانچہ شاہ عباس نے نجومیوں اور عالموں کے مشورے سے اپنی تمام بی بیوں کو طلاق دیدی اور ترک سلطنت کر کے

نوشتہ نثرین ہو گیا۔ سلطنت میں ایک شخص تھا یوسف نام زین سادی کا کام کرتا تھا لیکن تعلیم یافتہ اور روشن خیال۔ مجتہدین عصر کی بے غنوائیوں اور علما کے منطالم سے آگاہ تھا اور ان لوگوں کے اعمال پر جرح و قدرح کرتا رہتا تھا۔ اس لئے یہ مقدس فرقہ یوسف زین ساز کا سخت دشمن تھا۔ اس وقت انتقام کا موقع ملا۔ ان بزرگوں نے تباروں کی خواست یوسف کے سر پر ڈالنے کے ارادے سے شاہ عباس کو مشورہ دیا کہ اس ملحد زین کو زمام سلطنت سپرد کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یوسف نے تین روز تک نہایت شان و شوکت اور عار و انساں کے ساتھ حکومت کی۔ تاثر بخوم کا زمانہ گزرنے کے بعد زین ساز معزول اور شاہ عباس تخت نشین کر دیا گیا۔ یہ تاریخی واقعہ ہے جو نہایت دلچسپ تفصیل کے ساتھ حکایت یوسف شاہ سراج میں بیان کیا گیا ہے۔

رستم درقن بیت دوم | ایران جدید کے مشہور و ممتاز مصنف صفتی زاہد کرمانی کی تصنیف ہے۔ اس فنانہ کا ابتدائی حصہ ادبیات عام حصہ اول میں درج کیا گیا ہے۔ اسی حصہ کا ایک ٹکڑا یہاں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ زبان و بیان کے لحاظ سے حصہ اول کے اقتباس کے مقابلے میں ذرا اونٹن ہے۔ اس لئے اس کو انٹریسمیٹ کے لئے موزوں سمجھا گیا۔ قصہ نہایت حیرت انگیز اور بیان نہایت دلکش ہے۔

فلورنس بیت تیسرا | میرزا محمد منشی نے ایک کتابت دوست داران بشر کی جلدوں

میں مرتب کی ہے جس کی ایک جلد میں شاہیر جمال کے حالات ہیں۔ ایک میں شاہیر نسواں کے مؤلف ایران جدید کا مشہور انشاپر و انہیے۔ رائل ایشیائیک سوسائٹی انگلینڈ و آئرلینڈ کا ممبر ہے۔ اپنے وطن کی قدردانی سے بھی اس نے دو علمی قلمیے ”نشان علمی“ اور ”نشان شیر و خورشید“ حاصل کئے ہیں متعدد کتب تاریخ و ہنریت و ادب کا مصنف و مؤلف ہیں۔

یہ مضمون ”دستار ان بشر جلد دوم سے لیا گیا ہے۔ اور مشہور نوح خواہ و محبوبہ وطن خاتون فلورنس نائٹ انگلین (Florence Nightingale) کی سیرت پر شامل ہے۔ صاحبہ سیرت کی نوح خواہی و رضاکاری اور صاحب مضمون کی انشاد ازمی اور زور بیان دونوں یک جا ہو کر نہایت اثر ہو گئی ہیں۔ بدیہ گوئی، حاضر جوابی | ایک جدید کتاب ”بزم ایران“ آراستہ آیت اللہ زاویزومی آقائے حاجی سید محمد رضا طباطبائی کا انتخاب و اقتباس ہے۔ مصنف چند سال ہوئے ایران سے ہندوستان آئے اور دربار ریاست رامپور میں بارہا ہوئے چند سال پہلے انتقال فرما گئے۔ انہوں نے ۱۹۲۶ء میں کتاب ”بزم ایران مرتب کی۔ ساڑھے پانسو صفحہ کی ضخیم کتاب شروع سے آخر تک لطائف علمیہ و ادبیہ و تنقیدیہ سے بھری ہوئی ہے۔ نظر تحریر قدیم و جدید اسالیب کے امتزاج و آمیزش کا نمونہ ہے۔ لطائف منتخبہ علمی فائدہ اور ادبی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ حصہ نظم | فارسی زبان کے شعرا سے ایران و ہندوستان کا کلام مدارس و مکاتب

اسکول و کالج کے نصاب تعلیم میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ شیخ سعدی - امیر خسرو
 سلمان راوحی - خواجہ حافظ - عمر خیام - مولانا نے روم - فردوسی - نظام - جامی
 وغیرہ متقدمین و متوسطین کے قصائد و غزلیات وثنویات درسی کتابوں کے
 اہم دو قیع اجزا رہے ہیں۔ لیکن ایران کی شاعری نے سب سے آخری اور چودہ
 دور میں جو رنگ بدلا ہے اور جو نظمیں و دیباچے ادب کے سامنے پیش کی ہیں ان سے
 ہندوستان کا طبقہ علما و شعرا بھی بڑی حد تک ناواقف ہے۔ ہندوستان میں ان
 فارسی کا رواج جو کچھ ہے وہ مدرسوں اور اسکولوں اور کالجوں میں جو اس لئے
 فارسی جدید اور اس کی شاعری سے آگاہی بھی اسی ذرائع سے پیدا کی جا سکتی
 ہے چنانچہ ریڈ ریڈ بنگ کی کتابوں میں فارسی کی نثر جدید کے ساتھ نظم جدید کا
 انتخاب بھی شامل ہوتا ہے اور ہونا چاہیے۔

ہم نے ادبیات حصہ دوم میں جو نونے جدید نظم فارسی کے منتخب کتب ہیں
 وہ دو نہایت مشہور اور مستند شاعرین کے ہیں۔ بہار مشہدی کی فیضیات کا اندازہ
 اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کو ملک الشعراء کا خطاب حاصل ہے۔ اس کی نظمیں کسی ایک
 اخبار یا سالہ میں شائع ہوتے ہی مختلف پرچوں میں نقل ہوتی اور تمام ملک میں مشہور
 ہو جاتی تھیں۔ اکثر نظمیں مشہد کے اخبارات خراسان طوس - نوبہار میں شائع ہوئیں
 اور جبل الیتین - ایران نور تہی میں نقل کی گئیں۔ بہار کا انداز بیان نہایت دلکش
 و مؤثر ہے۔ قافیوں کا انتخاب اور رانگی بندش قافی کی طرح خوبصورت و مستغنیہ

فہرست مضامین ادبیات عجم حصہ دوم

صفحہ	مصنف	مضامین
۱	میرزا قراچہ داغی	۱۔ حکایت یوسف شاہ سراج
۵۹	صنعتی زادہ کرمانی	۲۔ رستم در قرن ہست و دوم
۸۱	میرزا محمد منشی	۳۔ فلورنس نیت اینگل
۹۶	آیت اللہ زادہ یزدی آقائے حاجی نظم سید محمد رضا طباطبائی	۴۔ بدیہ گوئی و حاضر جوابی
۱۰۶	ملک اشعرا بہار شہدی	۱۔ الحمد للہ الحمد للہ
۱۰۸	" "	۲۔ عید نوروز
۱۱۱	آقائے سید اشرف الدین رتقی نسیم	۳۔ مبارک است
۱۱۲	" "	۴۔ نوصہ ملی
۱۱۴	" "	۵۔ نصیحت
۱۱۶	" "	۶۔ اقرا و انکار
۱۱۸	" "	۷۔ مبارک بادا
۱۲۰	" "	۸۔ باران آمدہ
۱۲۱	" "	۹۔ تہرہ یکید یا عجبید

ہے۔ اس کی نظموں کی اکثر بحر میں ترنم برپا اور ولولہ خیز ہیں۔ مستزاد کے کٹے کڑے
 دلچسپ اور موزوں ہیں۔ واقعات نہایت پختگی اور بیاضگی کے ساتھ نظم کرتا ہے۔
 دوسرا شاعر اشرف الدین رشتی نیم ہے۔ یہ بھی نہایت مقبول شاعر ہے۔
 بڑا پرگو ہے۔ بیکڑوں نظمیں مختلف واقعات و حالات پر لکھی ہیں اور ہر نظم میں جب
 وطن اور رد و قوم نمایاں ہے معمولی سے واقعہ اور ذرا سی بات کو اپنی نظم کے ذریعہ
 سے نہایت مؤثر بنا دیتا ہے۔ طبعیت کی ظرافت اکثر نظموں میں جھلکتی ہے۔ اس کی
 نظمیں اکثر مجملہ نسیم شمال میں شائع ہو کر مقبول و مقبول ہوتی تھیں۔ نسیم کے
 مجموعہ کلام کا نام بھی نسیم شمال ہے جس سے اس کی نظموں کا انتخاب کیا گیا
 ہے۔ نسیم کی نظموں میں روانی اور صفائی بہت ہے۔ کین قیود ووافی کی ہر جگہ
 پابندی نہیں کرتا۔ آزادانہ لکھتا ہے۔ ضرورت وقت کو سمجھ کر لکھتا ہے۔
 بہت لکھتا ہے۔ اور پھر بھی خوب لکھتا ہے

کتہ بین
 عابد حسن فریدی

آگرہ
 ۱۵ نومبر ۱۹۲۲ء

حکایت یوسف شاه سراج

کیفیت تفتیش عجیب در ادایل سلطنت صفویہ ہنگامیکہ محمد شاہ صفوی
بجہت وقوع بعضے حوادث سلطنت را بہ پسر خود شاہ عباس اول تسلیم
نمودہ بود سال ہفتم جلوس شاہ عباس در قزوین پائے تخت سلاطین مزبورہ واقع فی ثلث
در اوّل فصل بہار سہ روز از عید نوروز گذشتہ ساعت
بعد از ظهر شاہ عباس اول با محبوبہ خود سلنی خاتون در قصر نشستہ
مشغول صحبت است۔

آن نامبارک خواجہ بشتی پردہ را بلند کرد و تعظیم علی آوردہ عرض
می کند میرزا صد الدین بختیاری میخواستہ بزیارت قبلہ عالم مشرف شود برائے
ساعت صحبت گفتہ

سہ بخت بشتی۔ شاہی بخوی۔ بخویوں کا سردار۔ بشتی کا لقب احمدہ کی بزرگی ظاہر
کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

امرواجی - (پہلی خاتون اشارہ می کند بحرم خانہ برو۔) خواجہ ہاشمی

می فرماید: گو بیاید -
(ہنجم ہاشمی بحضور شاہ مشرف شد، تعظیم و تکریم سجائی آورد)

شاہ - میرزا چہ چیز است -
ہنجم ہاشمی - قبلہ عالم سلامت باشد! این اوقات از میر کوکب بچہ
معلوم می شود کہ یازدہ روز از عید نوروز گذشتہ مرتج با عقریب
تقارنہ وارد و ثانیث این قرآن نحین است کہ در شرق زمین بالخصوص
در ملک ایران بوجود صاحب سلطنتی صدئہ غلطی خواهد رسید۔ بنا بر این بندہ
کہ مخلص و جان نثار این آستانہ سنہ می باشم۔ بر خود واجب
دانستم کہ پیش از حادثہ این کیفیت را قبلہ عالم مودض کنم

- ۱۔ امرواجی - ضروری کام
۲۔ مرتج - ایک سیارہ جس کو جلاذ فلک بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کو برس کہتے ہیں۔
۳۔ عقریب - آسمان کا برن ہشتم یہ مخوس مانا جاتا ہے۔
۴۔ تقارنہ - قریب ہونا۔ یعنی ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔
۵۔ قرآن نحین - وہ مخوس ستاروں کا یکجا ہونا۔
۶۔ آستانہ سنہ - دربار روشن۔

آں اوقات شاہ^{لہ} منتہا بیت و دوسہ سال زیادہ تر گذشتہ در آں
 سن جوانی ہم واضح است کہ زندگانی چہ قدر شیریں و عزیز و گرامی می شود
 خصوص کہ درجات علیائے تخت سلطنت کامرانی و کامیابی داشته باشد
 غیر بنعم باشی شاہ جوان راستست بوحشت انداختہ فی الفوز بخش پریدہ
 بطورے خود رami باز کہ گویا بیہوش شدہ بعد از دقیقہ چند سر بلند ہ
 کردہ بمیرزا صدر الدین می فراید خوب مرخصی^۱ برود (بنعم باشی سرفرو
 آورده بر میگردد)

شاہ- (منتہا نیم ساعت در قصر بنگر فریچیدہ بعد بہ آقامبارک رومی کند)
 سرفراش روانہ کن۔ میرزا محسن وزیر۔ زماں خاں سردار میسر نہ ایکنی
 مستوفی داخند صمد ملا باشی را بحضور من بیاورد

ر خواجہ بیرون رفتہ فرآش فرستادہ اشخاص مفصلہ را حاضر نمودہ
 بعد از اذن درو و تعظیم دسجود بعل آورده ترصد^۲ فرمان می ایستند

شاہ- شمارا بجهت دفع حادثہ بہ مشورت خواستہ ام کہ در تقدیر آں
 حادثہ باید تدبیرے کنید مصلحتے بہنمائید چوں کہ مجلس خاص است از

۱۔ منتہا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ ۲۔ مرخصی۔ یعنی اجازت ہے۔

۳۔ مستوفی۔ سکرٹری۔ ناظم۔ دیوان

۴۔ ترصد۔ امیدوار

جانب سنی الکوئٹہ اجازت می شوق و نشینیدہ و این باب کنگاش کنید۔
 (اشخاص فرمایش شاہ را بجا آورده بعد شاہ خبر منجم با شفی را برایشان
 انعامی فرمایند۔ و برائے دفع حادثہ از وجود خود از ایشان رائے منجم چند
 حضرات را بکثرت روداده پس از لحاظ سکونت میرزا محسن وزیر انصار رائے
 نی نماید)

نطق میرزا محسن غازی

بسمہ خلاص دارادیت بندہ کمین نسبت بدولت علیہ از
 بدیہات است۔ البتہ در خاطر مبارک قبلہ عالم ہست کہ ایام طغیان
 پدر بزرگوارت از بے کفایتی و بے خیالے مباشترین سابق امور و زادت
 جلیلہ خزانہ عامرہ بچہ مرتبہ از نفوذ خالی شدہ بود از روزیکہ ازین
 عمل عمدہ بہ اطلاعات چاکر محول است برائے محمولہ ہی خزانہ

۱۵ سنی الکوئٹہ۔ وہ چیز جس کے اطراف روشن ہیں۔ جانب سنی الکوئٹہ سے مراد ہے
 خود بادشاہ کی طرف سے۔ ۱۶ کنگاش۔ مشورہ

۱۷ انعام۔ مطلع کرنا۔ ۱۸ بدیہات۔ ظاہر و روشن باتیں۔

۱۹ بے کفایتی۔ بے لیاقتی ۲۰ مباشترین۔ کام کرنے والے۔ ذمہ دار

۲۱ محول۔ سپرد

تدبیر کردہ قرار گزاردم کہ ہر کہ از چاکران در بار بہ شغل منصوب د
 بہ ولایت بحکومت مامور شود بہ فراخور حال مبلغ ہرسم ہیشکش تسلیم
 نوزینہ نماید۔ و علاوہ ہر وقت قبلہ عالم کا شانہ اقمشہ پیرے را بہ تشریف
 قدم مبارک دیموں فراید صاحب کا شانہ اقمشہ نفیسہ پائے
 اندازد با ہیشکش نقدہ خود را امتنانہ بدارد۔ بواسطہ این نوع تدبیریں
 اکنون کہ سال ہفتیں جلوس قبلہ عالم است۔ بجد اللہ خزائنہ عامرہ از
 نقدہ وافرہ مملو است در باب پیش رفت مامور وزارت اذ طرف
 بندہ کین بے بخرگی غیر متصور است اما در مقابل تاثیرات و اکب
 از تدبیرات عاجز و متحرم۔

بعد از آن زماں خاں سردار نطق میکند

اگرچہ این چاکر ریش خود را در خدمت دولت علیہ بہ اخلاص
 و ہنر سفید کردہ ام مثلاً دہ سال قبل بریں از طائفہ عثمانیہ بسر
 عسکری بکر پاشا و مرچی او علی قریب ہفتاد ہزار نفر قشون مصمم
 شدہ بودند بخاک ہجوم بیاوردند۔ پدر بزرگوار قبسلہ عالم

۱۵ فراخور۔ موافق۔ مطابق ۱۵ اقمشہ۔ جمع قماش۔ کپڑے

۱۵ نقدہ وافرہ۔ کثیر دولت ۱۵ مملو۔ بھرا ہوا

۱۵ قشون۔ لشکر۔ فوج۔

سردار می قشون ایران را بمن و اگذا نمودند۔ ہر چند قشون ماہم در
عدد کمتر از طائفہ عثمانیہ بودند۔ اما من حیث خوردم کہ قشون فرقه
ناجیہ را در مقابل گروہ ضلّہ بمعرض تلف بنید از م بنا بر آن امر کردم
کہ از سرحد عثمانیہ تا نہایت ملک آذر بایجان جمیع زراعت دہقان
آبخارا تا لالک چار پایہ شان را تار ایندہ بیاورند۔ و راہ ہا و
بیلہائے سر راہ را جمیعاً خراب کنند و قتیکہ۔ بکر پاشا سپہ سالار
شد باد جو دیکہ یک نفر از سپاہ و لشکر ما را در مقابل خود ندید
انارہا ہا بمرتبہ خراب و ویران شدہ بود کہ ہرگز قادر بر حرکت
توپخانہ نشدہ ناچار توپخانہ را در سرحد گذار دہ پیادہ و سوارہ
قشون را بے توپ و توپخانہ برداشتہ با انواع زحمت و مرارت دادر
شدند و بہر ناجیہ کہ برائے تحصیل آذوقہ سوار روانہ کرد جبہ گندیم و
دجو یا محکا و گو سفندے گیر نیاوردہ بعد از سہ روز افتاں و غیرزاں
گرسنہ و افشردہ۔ لا علاج و پریشان۔ کو س رحلت زدہ از تبریز گریخت

۱۵ و اگذا۔ سپرد۔
۱۶ فرقه ناجیہ۔ بجات پایندہ الافرقہ یعنی مردم ایرانی
۱۷ گروہ ضلّہ۔ گمراہ گردہ۔ یعنی ترک لوگ۔

۱۸ تالان تباہ۔
۱۹ تار ایندہ۔ لوٹ کر غارت کر کے۔

۲۰ مرارت۔ تلخی یعنی مصیبت
۲۱ گیر نیاوردہ۔ حاصل نہ کر سکا۔

ہیں تدبیر ملک ایران از ہجوم طوائف بیگانہ محفوظ ماند۔ خواب کردن
 را ہما در سختی پلہا بمرتبہ مفید افتاد کہ دولت علیہ بعد از گرفتاری بکرشاہم
 برائے عدم قدرت درود قشون بیگانہ سجاک ایران آبادی خواہیائے
 مراصلاح ندیدند۔ ہنوز ہم بہ ہماں حالت باقی است از این جہت
 ان قشون دولت علیہ داغ یکے خونے نہ شدہ جملہ عساکر
 منصورہ از وحشت دشمنی ہمسایہ سالم ماند در خصوص این قسم کار ہا
 پیرو سگ آستانہ علیہ از تدبیر عاجز نیست۔ اثنا در مخالفت کواکب
 عقل کاسر از تدبیر علاج قاصر است۔

(دخست شاہ افزوں ترمی شود بعد میرزا یحیی مستوفی گفتار میکند)
 میرزا یحیی۔ ایں بندہ حقیر از آنجا کہ دست پروردہ و زیوار نزدیکان
 اولادہ۔ از برکت وجود ایشان باین منصب رسیدہ ام در اظہار
 اخلاص و صداقت بکلی پیرو نیت حسنہ و قوا علی حسنہ
 ایشان می باشم مروض خاکپائے مبارک ہست کہ عمل مواجب
 تنہا نے و صاحب منصبان خوردہ پا بجو جب فرمان قبلہ عالم و
 باسٹائے سن از مداخل ولایتنا حوالہ می شود۔ و چون در خزانہ

۱۵ عقل کاسر عقل ناقص ۱۶ مواجب۔ تنخواہ

۱۷ خوردہ پا۔ اولی درجہ کے لوگ۔ ماتحت لکھ اسٹا۔ دستخط

عامرہ چنانکہ وزیر ذکر نمودہ نقصان نقود مشاہدہ شدہ بود بنا براین
 اُسین ہم از ان میں بہت افسردہ دل بودم۔ اگرچہ فرامین مواجہہ از
 امضا و بولایتہا حوالہ می نمودم برائے اینکه قطع کردن مواجہہ دولت
 علیہ را در نظر بابے اعتبار ننماید۔ اما در خفیہ بہمہ حکام دلایتہا پیش
 از وقت کتب می فرستادم کہ بدون نوشتہ جداگانہ من محض موجب
 فرمان از اجرائے مواجہہ استرازد ننماید۔ و سبب ہمیں تدبیر
 من داخل خزانہ عامرہ روز افزوں و خیلہ تفاوت کردہ است
 اہل قنون و صاحب نسبہا ہم ہر چند از وصول مواجہہ ماندہ
 اند۔ اما الحمد للہ بہت صلح و آسایش و کمال از زانی ایران چنداں
 بمواجہہ محتاج نشدہ اند در خصوص این قبیل کار یاد من دقیق
 چاکریدہ بیضامی ننماید۔ لیکن برائے رَدِ تاثیر کو اکبر راستی عقلم بجائے
 نمی رسد و چارہ نمی توانم کرد۔

د فوٹ بہ ملا باشتی رسیدہ عرض میکند
 ملا باشتی۔ جناب اقدس باری وجود مبارک قبلۃ عالم را بحرمت
 ائمہ اطہار از جمیع آفات سادی وارضی محفوظ نگاہداید و اخلاص و
 سید بیضامی ننماید۔ یعنی بھڑہ دکھاتا ہے۔ کمال کرتا ہے۔
 بحر حرمات ائمہ اطہار۔ یعنی پاک اماموں کی برکت سے

صدائے حق میں داعی دوام دولت قاہرہ نسبت بجلیلہ صفویہ
 از تو صیف خارج است۔ در زبان پر بزرگوار قبلہ عالم کہ منصب
 مآبانی گری سرفراز شرم نصف ایران حتی نصف پائے تخت ہم
 سنی بودند۔ اولاً بسبب مواعظ حسہ دثانیاً بجمہ تخویفات کثیرہ ہم
 ینہارا براہ راست مذہب اثنی عشریہ ہدایت کردہ ام اکوں از
 کرم خدا و گراست سن در صفحہ ایران پنج و شش نفر زیاد تر
 سنی ہم نمی رسد۔ درین باب از اہل ایران ہم کمال رضامندی را
 دارم کہ بحکم تکلیف از مذہبائے قدیمی آبا و اجداد و شان
 دست برداشته ہدایت یافتہ حتی سن خواستم کہ بہ جوہود
 و ارمینی ہم دست بندازم۔ آنہا را ہم بہ مذہب شیعہ برگردانم
 اما بعضی مردمان خیر اندیش مصلحت نہ دیدند کہ لزوم نہ

۱۵ داعی۔ دعاگو۔ ۱۶ مآبانی گری۔ ملاؤں اور مذہبی پیشواؤں

۱۷ مواعظ حسہ۔ عمدہ نصیحتیں۔ کی سرداری۔

۱۸ تخویفات کثیرہ۔ بہت سادارنا دھکانا۔

۱۹ اثنی عشریہ۔ وہ مذہب جو بارہ اماموں کو ماننا ہے۔ مراد ہے شیعہ مذہب

۲۰ تکلیف۔ ہدایت و تبلیغ ۲۱ جوہود۔ یہودی

۲۲ ارمینی۔ آرمینیا کے عیسائی ۲۳ لزوم نہ دارد۔ کچھ ضرورت نہیں ہے۔

چوں در هر خاک جهود وار منی هست در خاک ما هم چند
نفر بوده باشد عیب ندارد۔ علاوہ بر این در ملک اسلام
موافق احادیث صریحہ مالک تحت و تاج را واجب الاطاعت و
شریف الذات نمیدانند۔ این درجہ عالیہ را حق امام دبہ نائب
امام از مجتہدین اعلم مطلق می دانند۔ آما سن ہکیم خطیب ہانوشتم
در ہمہ ولایتہا در مساجد بہ منابر بالا رفتہ اعلان نمایند کہ ہماں
احادیث بسلسلہ صفویہ شامل نیست زیرا کہ از خاندان نبوت و
دودمان امامت ظهور کردہ اند و واضح است کہ ائمہ (صلوات اللہ علیہم)
ہم آں احادیث را در حق غیر فرمودہ اند نہ در بارہ اولاد خود
آما این اوقات کہ وجود قبلہ عالم از تاثیر کواکب در محل خطرات
دل من از غصہ مثل ماہی در میان تابہ بریاں می شود بقل قاصر
ہمچو میرسد کہ خود آں طعون منہم باشتی زیادہ تر از ما چارہ این کار
را بداند۔ بقبلہ عالم خیانت کردہ است تاثیر کواکب را بدزدادہ
است علاج دفع آں را اظہار نکردہ است البتہ بنا ب فکر خبیث
کہ زہر را نخودہ است باز ہرگز اچرا باید پنهان کند و خود

۱۔ منابر۔ منبر کی جمع
۲۔ بروز۔ ظاہر کرنا۔

۳۔ بازہر۔ زہر مہرہ جس سے زہر کو دور کیا جاتا ہے۔

را کنارہ بکشد۔ پیغمبر (صلوات اللہ علیہ) فرمودہ است ”کُلُّ نَجْمٍ
 كَذَابٌ“ این حدیث را سن بہ احوال خود آہنا میدہم نہ بر علم
 آنہا چون کہ اخبار آں ملعونہا اکثر اوقات نتیجہ بختیہ است آنا
 خود شاں دروغ گو و بد ذات ہستند۔ قبلہ عالم خود اور خواستہ برائے
 دفع این عادثہ علاج بخواہد اگر عذر بیاورد گردنش را بزند
 دپیہ است مآبائی عداوت سابقہ داشتہ است کہ این کیفیت را برائے
 خود دست آویز بزرگ شاہدہ نمودہ پدرا و وسایر بختی را آتش بزند الحق
 از انصاف بناید گذشت۔ بنغم باشی ہم بالیست خیلہ احمق بودہ باشند زیرا کہ
 چہ لازم شدہ بودہ کہ بچو خبر وحشت اثرے را بد شاہ بدہد و باعث
 این قیل و قال شود و خود را ہلاکت اندازد۔ گویا در اواخر این
 بحث را بنغم باشی وارد آورده اند۔ جواب گفتہ است ”من تریدم
 کہ اگر این خبر پیش از دیگران بشاہ کنی رساندم منجہائے دیگر آں را
 می رسانیدند من در نظر شاہ خرد نادان قلم می رفتم۔ از منصب
 معزول می شدم)

(بہر صورت برائے ہماں خبر نامبارک شاہ از بنغم باشی بے میل
 شدہ بود۔ تحریک مآب باشی ہم مزید بر علت گشتہ کمال غیظ و ایشاں
 روئے دادہ خواہہ باشی را کج خلقی صدا کردہ می فرماید)

لے بے میل۔ ناراض۔ رنجیدہ

آں فراشته بفرست منعم باشی را بیاورند (منعم باشی را حاضر
می کنند)

شاه - (مثل شیر غضناک دوزا نوشسته روی کند: منعم باشی) پیر سوخته
مرا از آفت کواکب می ترسانی علاجش را پنهان میکنی؟

چلاو! (بیک طائفه العین جلاد حبیب کمرش خنجر و متش غلاب می رسد
روح منعم باشی بیچاره پرواز کرده مثل برگ می لرزد خطاب بچلاو)
بزن گردن این سگ ملعون را -

سردار زماں خاں - (اگر چه اہل شمشیر بودند اما بیار آدم رقیق^۳ قلب^۴
می بوده است بجات منعم باشی ترحم کرده سراپا^۵ ایستاده عرض می نماید
تصدقت شوم! بعد از آنکہ گردن این سگ را بزنند برائے

دفع حادثہ علاج را از کہ خواہیم برسید این بندہ ذلیل استدعا دارد
کہ بحرمت دلش سفید من از قتل او گذشت کند و در خصوص علاج
دفع حادثہ از وی جویائے تدبیر شوند - اگر بردقی جواب ندهد -
آن وقت مقتدر مستوجب^۶ قتل است قبلہ عالم اختیارش را دارد

۳ رقیق القلب - یک گالی ہے ۴ طرفۃ العین - یک مارتنے - ذرا

۵ سراپا ایستاده - سیدھا کھڑا ہو کر ۶ مستوجب - مستحق - لائق -

۷ مقتدر - مقصور دار

شاہ۔ (بجلاؤ) خوب کار آمد اشته باش۔ بگذاور ہاں جا خودت برو !
 ز بعد بہ منجم باشی، ملعون فی الفور برائے دفع حادثہ علاج پیدا کن
 (منجم باشی بیچارہ کہ در حالت بد بودہ برائے حادثہ علاج
 نمی دانست۔ اما از ترس مرگ و ہول جان نتوانست اظہار کند
 عرض کرد)۔

تصدقت شوم ! علاج حادثہ ممکن است۔ یک ساعت مہلت
 بدهید۔ بروم بہ زنج آلف بیگ ملاحظہ کنم۔ برگردم۔ عرض
 می کنم۔

در زنج آلف بیگ برائے دفع این نوع حادثات چیزے
 سطور نہ شدہ است منجم باشی خواست ہمیں بہانہ خود را نزد دانش
 مولانا جمال الدین بیندازد و از او مشورت کند۔ اور او علم نجوم
 از خود ماہر و تجربہ کار می دانست۔

شاہ۔ درخواست داد۔ بیش از آنکہ منجم بیرون برود۔ آغا مبارک داخل
 شدہ عرض کرد)

۱۵ سازند اشته باش۔ کام ملتوی کرد۔ ٹھہر جاؤ۔

۱۶ زنج آلف بیگ۔ جنری یا زائچہ کی کتاب

مولانا جمال الدین میخا ہد بھنور مبارک مشرف شود۔
 شاہ فرمودہ "مداکن بیاید" (منہج باشی) قدسے ہاسجا بالیت۔
 مولانا داخل آفاق شدہ لازمہ تائش لعل آوردہ ہر اشارہ شاہ شستہ عرض کرد

قبلہ عالم سلامت باشد اگرچہ اس بندہ بہ سبب پیری از
 درخانہ باز ماندگو شدہ اختیار کردہ ام۔ لکن اس اوقات یعنی
 پانزدہ روز از روز گذشتہ از اقتران مرتخ و عقرب بذات مبارک
 قبلہ عالم احتمال صدمہ اعظمی می نمود۔ برائے آنکہ متعین جوان از
 کیفیت مطلع و بانئے صرافت بنودہ باشندہ۔ از واجبات دستم
 بھنور پرنور مشرف اندوزم و پیش وقوع حادثہ را اعلام درآ
 دفع آں تدبیرے اعلان کنم۔

شاہ۔ رہنایت خوش حال شدہ فرمودہ (مولانا ماہم در این خصوص
 گفتگو می کردیم۔ حادثہ معلوم است تدبیرش را اظہار بکنید۔
 مولانا۔ قبلہ عالم دریں ایام نحویت یعنی تا پانزدہ روز از عید
 بگذرد باید خود را از سلطنت خلع و تخت و تاج را بحکم واجب القتل

۱۔ اقتران۔ قران۔ قرب۔ نزدیکی۔

۲۔ بائی صرافت۔ دور کرنے والے۔ ۳۔ خلع۔ دست برداری

تفویض فرمایند و خود از نظر خلق غائب شوند۔ در آں صورت کہ
 آن وقت پادشاہ ایران اداست تا شیرکواکب در سرہماں مجرم
 ترکید^۱ بود و بعد چنانکہ حادثہ بہ وقوع پیوست و آں مجرم کہ
 صاحب تخت و تاج است بہ ہلاکت رسید آں وقت قبلہ عالم
 از اخفا^۲ بیرون آمدہ باز بہ تخت و تاج مالک می شود۔ در کمال
 اقبال و عاقبت سلطنت می نماید۔ اما باید ہیچ کس از اہل^۳ بلد
 این تدبیر را نفہمند و گمان نکنند کہ قبلہ عالم عاریتہ از تخت و
 تاج دست می کشد تا کہ ہماں مجرم را کہ بہ تخت بالا رفتہ مستقلاً
 بر خود نشاں پادشاہ بدانند۔ و باید بطلاق^۴ خوانین حرم را ہم دادہ
 کاغذ عقد^۵ نامہ آہنہ پارہ شود بعد بہ آہنہ تکلیف^۶ نمایند کہ عباس
 پسر محمد را کہ دیگر پادشاہ نیست و فردے از افراد^۷ ناس^۸ است
 دوبارہ منکوہ شدہ بہ فقر و قناعت راضی می شوند یا نہ بہر کدام
 سہ ترکید بود۔ پھٹ پڑے۔ واقع ہو جائے۔

- | | | | |
|---|------------|---|----------|
| ۱ | ترکید | ۲ | اخفا |
| ۳ | اہل بلد | ۴ | عاریتہ |
| ۵ | خوانین حرم | ۶ | عقد نامہ |
| ۷ | بی میاں | ۸ | ناس آدمی |
| ۹ | تکلیف حکم | | |

راضی شد و باره او را به اسم عباس پسر محمد نکاح خواند و شود
 کاغذ عقد نوشته گردد۔ هر کدام راضی نشد بهماں ساعت فرست گزند
 دهم باشی از جمله نجات یافت۔ اثر دهم بالمره از بشره شد
 رفع گشت۔ سفیدی رنگش تبدیل یافت از افراد مجلس صداسے آفرین
 بر عقل و کمال مولیان بلند گردید

شاه۔ در کمال بشارت رونمائی باشی کرده سوال نمود مطابق احکام
 شرع مجرم واجب القتل در نظر داردید که سلطنت و تخت و تاج را
 به او واگذار کنیم۔

ملاّ باشی۔ پروردگار عالم عمر طبعی بقبله عالم کرامت فرمایند و درین
 شهر قزوین یک نفر نابکار پیدا شده است که در جمیع دوسه زمین
 مجرم تر از او مستحق تر بقتل کسی بهم نمی رسد۔ اسمش را یوسف
 سراج میگویند۔ اما خودش معلوم نیست کجا تربیت شده است
 گزاین اوقات در شهر قزوین ساکن شده از آنجا مرد او باش مرید

۱۰ دهم۔ و هم۔ خوف ۱۱ بالمره۔ فوراً

۱۲ عمر طبعی۔ نحو یا ایک سو بیس سال کی عمر

۱۳ کرامت فرماید۔ عنایت فرمائیے۔

۱۴ سراج۔ زمین بتانے والا۔

جمع آورده ہمیشہ بضرب و ذم علمائے کرام و خدام شریف زبان
 کشوده است این ملوک ہمیشہ مریدان خود را صراحتاً ذکر میکنند کہ
 گویا علمائے کرام بحر دمان عوام فریب میدهند مثلاً بعقیدہ او گویا
 اجتهاد لازم نیست و خمس مال امام دادن خلاف است و گویا علماء
 از آل جنت برائے عوام در رائے مجتہد متونی مانند را جائز
 نمی بیند کہ بازار خود شاں روان بگیرد و علامہ بر این بہ
 دولت علیہ نیز بخشا دارد می کند کہ از کد خدا گرفتہ تا پادشاہ
 ہمہ از باب مناصب اہل ظلمہ و قطائع الطریق است ہرگز ازینہا
 برائے ملک و ملت حقیقہ عاید نیست۔ ہمیشہ ہو اسے نفس خلق بیچارہ

۱۵ ضرب و ذم۔ لعن طعن

۱۶۔ اجتهاد۔ قرآن و حدیث و قیاس سے شرع کے مسائل نکالنا۔

۱۷ خمس۔ پانچواں حصہ مال کا

۱۸ مجتہد متونی۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ گویا علمائے کرام میں مجتہد کے
 استعمال سے اس کے اجتہادی مسئلے بھی واجب العمل نہیں رہتے۔

۱۹ اہل ظلمہ۔ ظلم۔ لیکن یہاں اہل کافظ بیکار ہے اس لئے کہ ظلمہ خود ظلم کی جمع ہے
 یا اہل مظلمہ ہونا چاہئے۔

۲۰ قطائع الطریق۔ رہزن۔ ڈاکو۔

راجریمہ و مواخذہ و معاقبہ می نمایند و رفتار و کردار خودشان
 ہرگز بقانون و قاعدہ متمسک نیستند۔ اس قسم رفتار عمل اہل ظلمہ
 و قطاع الطریق بودہ کہ منحصر باین اشخاص شدہ است و باز ذکر
 میکنند کہ بہ مذہب تناسخ قایل است۔ اس داعی دوام دولت
 قاہرہ پنج صلاح می بیند کہ قبلہ عالم سلطنت و تخت و تاج را بہ
 اس ملعون تسلیم کند کہ از تاثیر کو اکب بجز رائے خود رسیدہ بدست
 اسفل واصل شود۔

را افراد مجلس کلا اس رائے را پسندیدہ تصدیق نمودند و بہ
 آواز بلند گفتند پد رسوختہ یوسف سراج بکلی سزاوار قتل مستحق ہائے
 آسمانی است)

شاہ۔ در خوشحال و خرم گشتہ می فرمایند بہ ہلاک او را ضمیمہ فردا اس تدبیر
 تمام و کمال مجرئی خواہد شد ہمہ اہل مجلس را مرخص می کند

لہ جریمہ۔ جرمانہ ۵ مواخذہ۔ گرفتاری۔ باز پرس

۵ معاقبہ۔ سزا ۵ متمسک۔ پیروی کرنے والا۔

۵ تناسخ۔ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں چلا جانا بھی آواگون کہلاتا ہے

۵ درک اسفل۔ دوزخ کا سب سے پست درجہ

۵ مجرئی۔ جاری۔

مجلس بہم میخورد و ممکن است خوانندگان این گزارش را افسانہ بدانند
و در وقوع این شبہ بہم رسانیدہ بر کذب نمایند در این صورت
من از آنہا متوقع ام کہ در تاریخ عالم آبادہ و قالیع صادرہ سال ہفتین
جلوس شاد عباس ملاحظہ فرمایند

اکنون لازم شد یوسف سراج را معرفی کنم کہ کیست - شخص
مذکور از دہات قزوین پسر کر بلائی سلیم دہقان بودہ - چونکہ کر بلائی
سلیم آدم مومن و متقی می بودہ خواست پسرش ملا بسطود داخل
سلک علمای برگردد بنا بر آن او را ایام جوانی برداشتہ آورده در
شہر قزوین مکتب گذارد - پس از چند سال یوسف سراج بہ
بلوغ رسیدہ آثار رشد بر خود مشاہدہ نمود برائے تحصیل علم
بر اصفہان رفت - از آنجا نیز بعد از چند سال دیگر روانہ کر بلا
محل گذشتہ در مجالس علمائے مغیرہ تکمیل علوم شروع نمود

۱ بہم میخورد - منتشر ہو جاتی ہست - ۲ متوقع - امیدوار

۳ تاریخ عالم آراء - ایک تاریخ ایران مصنفہ سکر بیگ منشی

۴ قالیع صادرہ - پیش آنے والے واقعات

۵ سلک - لڑائی - جماعت

۶ آثار رشد - عقل و دانائی کے علامات

مدید و در آن مکان شریف کشت کردہ جمع علوم اسلامیہ واقف گردید۔ چون در اکثر امور بہ تقلبات ملاء با برخورد شد از این صفت نفرت ہم رسانید و خواست خود را داخل زمرہ این طائفہ نماید۔ از کہ بلا مراجعت کردہ دارد ہمدان شدہ در آنجا نزد استاد خلیل در سن چہل سالگی در مدت یکسال صنعت سراجی آموختہ بقزوین مراجعت کرد زیرا کہ بجهت پائے تخت بودن قزوین حاج این صنعت در آنجا زیادہ تر می نمود۔ بعد از ورود قزوین تاہل اختیار کردہ دکانے باز میکنہ و بر بخ کب خود مشغول عیال داری و زندگی می شود۔ چون مرد سلیم النفس نیکو کار بودہ ہمیشہ حرکات ناشایستہ ملاء پاوار باب مناصب خاطر او را مکدر داشتہ از دم و مزب آہنا قادر بر حفظ زبان خود نمی توانست باشوہ اگرچہ این نوع سوزیہائے او دوستان صادق و خیر اندیشی بر لے بگویند

لے کشت۔ قیام۔ سکونت لے تقلبات۔ فزب۔ مکاری
 لے برخورد شد۔ واقف ہوا۔ لے صفت۔ قسم۔ گروہ
 لے تاہل اختیار کردہ۔ سراج کر کے لے سلیم النفس۔ نیک دل
 لے حفظ زبان۔ زبان روکن لے سوزیہا۔ گایاں۔ لعن۔ طعن
 لے ہم بستہ بودہ۔ حاصل کر لے تھے۔

بود۔ وے آخر الامر باعث بدبختی او شد۔ فردائے آن روز بر حسب فرمایش شاهی دو ساعت بہ نظر ماندہ جمیع اعیان و اشراف و ارکان دولت و علما و سادات و ارباب مناصب از کہ خدا گرفتہ تا در را در و بار شاهی حضور بہم رسانیدہ ہر کس جائے خود قرار گرفتہ در کمال سکوت و بیخبری منتظر بیرون آمدن شاہ بودند۔ دریں حال شاہ تاج بہر دلبوس^۱ جو اہر نشان در دست بازو بندہ جائے جو اہر در بازو۔ تمشیر و خنجر مرصع در کمر ظاہر شدہ در اطاق دربار کہ یک ذرع از زمین مرتفع و سمت رو بخلق بالمرہ بے حایل و باز است بہ تخت بالا رفتہ بہ نشست و روئے بہ بخمار دربار نمودہ خطاب کرد:-

”جماعت! اکنون سال ہفتمین است کہ یہ مشیت خدائے متعال بر شما پادشاہ ام۔ و از شما با ہم خیلے راضی و خوشنودم چوں بہ سبب اراد^۲ تے کہ بنجا زیادہ صفویہ داشته آیدین خلاص^۳ و صداقت اظہار کردہ آید۔ امروز بنا بر بعضی از سبب ہا کہ ابرا^۴ز آں را برائے شما لازم کنی دامن مجبورم کہ از سلطنت دست کشیدہ

۱ دلبوس۔ گز آہنی
 ۲ اراد۔ اعتقاد
 ۳ خلاص۔ ابرا^۴ز۔ جو اہر است جزا ہوا
 ۴ ابرا^۵ز۔ اظہار

تخت و تاج را بجسے و اگزارم کہ باین مرتبہ از من این دشایستہ تر
است۔ ہماں شخص را زماں خاں سردار۔ وزیر مستوفی۔ مولانا
جمال الدین و منجم باشی بہ شہانستان خواہند داد۔ باید کلاً بروید
در کمال شکوہ و غنطنہ اور آوردہ بالائے این تخت نشاندہ
منتظلاً بر خود تاں پادشاہ بدانید۔ وائے بر حال کسے کہ از فرمایش
من سرپیچد و در اطاعت آں شخص تصور بعمل بہ آورد۔

رشاہ حرفہا را تمام کردہ تاج را از سر برداشتہ دوائے تخت
گذارد و تمام لباس فاخرہ خود را کندہ و شمشیر و کمر باز کردہ لباس
مدرسی پوشیدہ بخلق متوجہ شدہ میگوید۔

آنوں من از افرادناس یک مرد فقیر عباس پسر محمد م دیگر
مرا بخوبی کہ سخاوت پیدا یافت۔ خدا حافظ! من رفتم و بمی رود اخصا
مجلس میرا ماندہ نہ استند کہ این کیفیت را بچہ حل کہ کند۔ شاہ
از آنجا بمرحوم خانہ رفت۔ جملہ حرمہا در حرم خانہ بفرمایش شاہ در
یک طاق جمع آمدہ منتظر قدم او بودند۔ شاہ با ہماں لباس

۱۔ ایگنہ۔ ۲۔ چوڑوں۔ ۳۔ حوالہ کردوں

۴۔ قمبر ریلکی۔ کوتاہی ۵۔ مدرس۔ پڑانا

۶۔ حل۔ جنوب۔

مدرس پیش حرمہا آئندہ خوبانِ حرم اور اہل بیت دیدہ
خواستند تاقہ تاقہ بخندند۔ آننگاہ حبیب شاہ و قیادہ شاہیں
حرکتِ آنها مانع شد نتوانستند خندہ کنند۔

شاہ - دہ آں حال بہ خواجہ ہاشمی می فرماید ملا رسول را باد و نفر
رفیق او بکھنویہ من بیار

دُلّا ہا بیش از وقت در بیرون حاضر شدہ بودند بکھنویہ آئندہ
شاہ پیشین آہنا اشارہ نمودہ - بعد رو بہ حرمہا کردہ خطاب میکند
” ہم فراشہائے عزیز من! من در کمالِ افسوس مجبورم کہ
خبر بد سے بہ شما اعلام کنم۔ اکنون معلوم شما بودہ باشد کہ من
دیگر پادشاہ ایران نیستم۔ من دیگر دولت و عمارت ندارم
کہ شما را باز نیت و زیور در اطاقتہائے عالیشان نگاہ دارم من بیک
افراد ناس فقیر و بے چیزم۔ لہذا ہم کہ طلاق شما را پس بخوانم و
شمار آزاد کنم ہر کس میں داشته باشی اختیار نمایند۔“ بعد رو
بلا رسول کردہ می فرماید صیغہ طلاق اینہا را جاری کن۔“

سہ ہم فراش - ہم بستر ہم خواہ یعنی ہوی۔

سہ اعلام - اعلان - اطلاع۔ سہ لایدم - مجبور ہوں۔

سہ صیغہ طلاق کے مقررہ جملے۔ طلاق کی کارروائی۔

دلا رسول طلاق همه را با حصو بعد لین که همراه خود آورده بود جاری

کردند چون خوابان حرم دیدند کار غریبه رو داده بسیار بخوف و اضطراب افتادند۔ بجهت عدم اطلاع از چگونگی نفیضند که این چه قضیه است۔ همگی حیران ماندند۔ پس از تمام شدن قرائت طلاق بفرمایش شاه کاغذ عقد آنها را خواجه مبارک پاره کرد۔

شاه دود پاره به خوابان حرم متوجه شده گفت:

اگر از شما هر کدام بفقر و تناحت راضی شده مرا که عباس پسر محمد بشوهری قبول کند از نو بایں عبارت برائے او صیغه نکاح را جاری خواهم کرد۔

حرمها کلاً از کلام راضی شدند که منکوحه شاه شوند بجهت اینکه شاه جوان و خیلے خوش گله گل بود۔ و دیگر هم حرمها این امر را مثل شوخی و عرافت یک چیز می پنداشتند و هرگز بعقلشان نمی رسید که شاه عباس۔ عباس پسر محمد بشود۔ اما از میان آنها دو نفر دلبهر طرد که بخلاف رضائے خودشان بحرم خانہ شاه

۱۔ عدلین۔ دو عادل گواه ۲۔ چگونگی۔ کیفیت

۳۔ قضیه۔ دالعه۔ قصه ۴۔ کاغذ۔ عقد۔ نکاح نامه

۵۔ از نو۔ از سر نو ۶۔ خوش گله۔ خوب صورت

افتادہ بودند در غایت شرم و صدائے آہستہ عرض کردند
 " ما بمفاخرت منکوحہ شاہ بودن از بخت و درجہ خود مان
 کمال خوشنودی را داشتیم۔ حالا از این بخت محروم شدیم ہرگز
 عباس پسر محمد را شوہر کردن برائے ما گوارا نخواہد شد۔"

ہماں ساعت ہر دو مریض شدند۔ یکے از آنہا دختر گرجی
 بود۔ والی گرجستان بشاہ پیشکش فرستادہ بود۔ فردائے ہماں
 روز پاپسر عموئے خود ہمہ جواہرات و ملبوسات خود را برداشتہ
 بالاول زیاد مراجعت بوطن خود کرد۔ در گرجستان بہ تفصیل
 حال او باور نمی کردند۔ بچھو فرض می نمودند کہ او گریختہ است و
 می خواستند کہ باز برگردانندش۔ اما نمی دانم چہ واقع شد کہ او
 را فراموش نمودند۔ و این دختر بچوان گرجی شوہر کردہ تا آخر
 عمر در گرجستان بسر برد۔

دلبرد دیگر دختر تاجرے از اہل قزوین بودہ نامزد جوان
 خوش روئے ہم داشتہ است۔ بہت خوشگلی دلا لہائے شاہ
 اسباب چیدہ از پدرش گرفتہ داخل حرم خانہ شاہ کردہ بودند
 کیفیت مذکور را وسیلہ وصول بہ آرزو ہائے خود پنداشتند بجانہ
 لہ منازعت۔ فخر۔

پدرش برگشت و بنا مزد خودش رسید. نکاح سائر حرها مجدداً
 به عباس پسر محمد خوانده شد بخواجه باشی امر کرد که همه را پس
 ساعت برداشته بخانه معین و معهود^۱ در سر کوچه ششمین قزوین
 برود برساند و خود بدر بار شاهی مراجعت نماید. بعد عباس پسر
 محمد از حرم خانه بیرون آمده رفته رفته از چشمها ناپدید می شود
 و کان یوسف سراج سمت مشرق میدان مسجد شاه واقع
 بود. دو ساعت از ظهر گذشته یوسف سراج فریضه^۲ ظهر را داده
 نشسته دسته جلوس^۳ که مشتری سفارش کرده بود باید همان روز
 به دست گرفته می دوخت که تمام کن. خلف^۴ وعده نشود
 دو نفر از دوستانش پیش او نشسته به صحبت گوش میدادند
 از گرائی شهر شکایت میکرد. می گفت که مردمان بیچاره فقیر
 اسال^۵ همگی از دست رفته مضطرب و پریشان شده اند و در
 آن سال که از خشک سالی به اکثر محصولات اطراف قزوین

- | | | | |
|---|---------------------------------|---|------------------------|
| ۱ | مجدداً از سر نو | ۲ | معهود - مقرر |
| ۳ | فریضه ظهر - ظهر کی نماز فرض | ۴ | جلو - نگام - باگ |
| ۵ | مشتری - خریدار | ۶ | خلف وعده - وعده خلا فی |
| ۷ | از دست رفته - بے اختیار بهو کرد | | |

آبِ زسیدہ سوختہ عمل نکرده و ہمیں کیفیت باعث گرانی شدہ بود
یوسف سراج میگفت :- ”عجب دارم از این دولت کہ برائے
آب آوردن بہ قزوین ہزار قسم استقامت و قدرت دارد۔ آما
چنان در غفلت غنودہ است کہ اصلاً باین امر ملفت نشدہ
بحال رعیت و رونق پائے تخت خود تو جہ نمیکند۔“ در این حال
از سمت مغرب میدان گرد مثل ابر بلند شدہ یوسف سراج سوزن
بدست سرش را بالا کرد۔ و دید کہ یک آتاثہ پیدا شدہ اصلاً بخیا لش
زبید کہ این آتاثہ و تدارک برائے او است۔ دوازده
نفر شاطر چابک رخت در بر۔ کلاه چار گوشہ بر سر داشتہ
آہنا دوازده بیرقدار۔ بیرق و علمائے شاہی بدوش گرفتہ دستہ
پیش خدمتان بایک مجمعہ سر پوشیدہ بر سر یکے۔ دستہ فراش
ترکما بدست۔ عقب آہنا میرا^{۵۵} خوراسب ترکمانی دریدک^{۵۶} زیں

۵۱ آتاثہ و تدارک۔ ساز و سامان۔

۵۲ شاطر۔ شاہی گھوڑے کے آگے دوڑنے والا

۵۳ بیرقدار۔ علم بردار

۵۴ ترکما۔ ترک کہ بمعنی چوب

۵۵ میرا خور۔ اصطبل کا داروغہ

۵۶ دیدک۔ کوتل گھوڑا جس پر کوئی سوار نہ ہو۔

ایران جو اہر نشان در پشت اسپ درخت مرصع بہ سر آں زده
 سینہ بند مروارید بہ سینہ اش لبہ - د دعا باقی ز مرد بگردن آویختہ
 بعد از رہنما مآب باشی - زماں خاں سردار وزیر ستونی بولانا جمال الدین
 و مہتمم باشی با علمائے کرام و سادات عظام و سایر اعیان و اثرات
 در باب منصب و یک دستہ پیادہ و یک دستہ سوارہ در کمال تشکوہ
 و آراغی می آمدند - چنانکہ دم دکان یوسف سراج رسیدند
 ہجلی ایستادند - مآب باشی و سردار پیش آیدہ بہ یوسف سراج بظہیم
 کہ دند یوسف سراج بلند شدہ تو اضع مہموز در کمال تعجب بعد
 گفتار آمدہ میگید -

”آستاد یوسف از تعذیرات قضا امروز شما پادشاہ ہستید
 تخت سلطنت ایران الآن از وجود شاہ عباس خالی است - ما را
 سرفراز و خوش بخت بکنید - بدر بار شاہی تشریف فرما بشوید کہ جلوس
 ہمایوں واقع گردد -“ اما یوسف سراج در کمال حیرت از کیفیت
 بیخبر باوجود اینکہ حقیقت امر را پیش چشم خودے دید کہ تمام

لے یراق - گھوڑے کا سار ۵۰ آراچی - اطمینان و سکون

۵۰ دم دکان - دکان کے دروازے پر

۵۰ توسیع نمود - آداب بجالایا ۵۰ جلوس - تخت نشینی

ادکانِ دولت در جلو ایستاده و ملاّ باشتی کہ این حرفہا را می زند
از مردمانِ متینِ ایران حساب می شود و لے مطلب بمرتبہ غریب
و عجیب بود کہ ہرگز نمی توانست اعتبار کند۔ عاقبت ناچار بقام
جواب برآمدہ می گوید۔

”مخدوم من ملاّ باشتی ! من در ایران جناب شما را از مردمانِ
متین می پندارم۔ نمی دانم خدا نکند وہ ! دیوانہ شدہ آید یا بنگ انداختہ
آید کہ این قبیل سخنان را متکلم شدہ بر روئے من زید۔ من
بابائے ہستم سراجِ فقیر۔ من کجا و تاج کجا ! واللہ نمی فهمم
حرکاتِ شما را بچہ محل کم مات و متحرماندہ ام۔ توقع چاکراندہ دارم
کہ متعوض بندہ نشوید۔“

بعد زماں خاں سردار جواب میدہد :-

”امروز شما قبلہ عالم و ماہمہ غلام و سگ آستانِ شما ہستیم
از شما توقع چاکراندہ نسبت بہ امثال ماہا دیگر مناسب نیست۔ شما
فرمایشِ خردوانہ را شالیستہ آید کہ فرمایشِ بکبند۔ مانہ دیوانہ
لہ بنگ انداختہ آید۔ بھگ پی ہے۔

۲۔ بر روئے من زید۔ میری ہنسی اڑاؤ۔

۳۔ مات۔ حیران
۴۔ فرمایشِ خردوانہ۔ شاہی حکم

اُٹھ کر ایم و نہ بنگ خورده ایم ہنکی با عقول سلیمہ و شوق سکا مہ
ہستیم۔ انا تقدیر حضرت باری را تبدیل و تغیر نیست۔ امر در در
عمل ممالک ایران سلطنت شما مسلم است بنا بقول جناب
منجم ہاشمی بہ دربار شاہی تشریف فرما بشوید کہ جلوس ہنایوں
واقع شود (بعد رو می کند بہ پیش خدمتان) خلعت شاہانہ را بہ آوریہ
قبلہ عالم را بہو شاہید۔

پیش خدمتہا ^{مجلس} را کہ خلعت شاہانہ گذاشتہ شدہ بود دست
گرفتہ قدم پیش نہادہ داخل دکان مے شوند۔ مجلس را زمین گذاشتہ
شروع می کنند بکنن رختہائے کہنہ یوسف سراج و پوشانیدن خلعت
شاہانہ بر تن دے۔ مخالفت بجائے نمی رسید۔ یوسف سراج
در مقام تسلیم ایستادہ کہ عقلاً خواہش خود را بعمل نہ آورند۔
چوں لباس پوشیدن تمام شد۔ میر آخور اسب مرصع رخت
را پیش کشید۔ یوسف سراج را سوار کردند۔ اثاثہ و دستگاہ
بہ قرار سابق روانہ دربار شاہی گردیدہ قدم بہ قدم صدائے
”برو دید۔ برو دید“ فراشان میان کو چہا بہ عرش بریں بلند شد

لے جمع۔ سینی۔ خوان لے مرصع رخت۔ جڑو سازو سامان

لے دستگاہ۔ سازو سامان

تمام اہل قزوین ذکر اور اناٹا۔ صغیراً و کبیراً دم پنجرہ بام بست
 باہار فتنہ مشغول نظر رہ گریں۔ و بختِ عدم اطلاع از کیفیت
 ہنگی در جبرست بودند۔ در بختِ دربار شاہی فراشما یوسف سراج را
 از اسب پیادہ کردند۔ ملا باشی و زمان خاں سردار بازویش را
 گرفته با کمالی تعظیم بہ اطاقِ عمارت داخل کردند و بہ تخت
 سلطنت نشاندند۔ ارکان دولت۔ علما و سادات و اعیان دانش
 و دربابِ مناصب جلو اطاق صف کشیدہ دست بہ سینہ ایستادند
 ملا باشی دعا خواندہ تاج سلطنت را بہ سر یوسف سراج گذارد
 و شمیر را با کمر مرصع بکمرش بست۔ بازو بند ہائے جواہر را از بازویش
 آویخت۔ دلبوسِ مشکل را بہ دستش داد۔ باز دعائے خواندہ
 رد بخلق کردہ گفت۔ ”مبارک باد بگویند۔“ صدائے مبارک باد
 بہ آسمان بالا رفت۔ و از عمارت ہائے ہارگاہ عکس صدائے دریافت
 کہ نائے شادیانہ کو بیدار گرفت۔ در آن اثنا از سران شاہی

۱ ذکر اور اناٹا۔ مرد زن ۲ صغیراً و کبیراً۔ چھوٹے بڑے

۳ پنجرہ۔ کھڑکی ۴ در۔ دروازہ۔ پھانک

۵ کمر مرصع۔ جڑاؤ پیٹی یا کمر بند

۶ دلبوسِ مشکل۔ جڑاؤ گر ۷ کہہ کرنا۔ نفاذ

شکستہ ہر آسمان انداختند۔ بنا بر این علامت در خارج شهر از
 توپہائے قلعه صد و دہ تیر توپے شلیک کردند۔ اگرچہ بعد از سعدی
 و حافظ شہر در ایران خیلے تنزل یافتہ اشعار شعر اکابرے نعمون
 و محض لغاتعی و پونج شدہ بود۔ اما باز محمد اللہ در ہماں حال
 چند نفر شاعر ماہر صاحب جوہر بدیہیہ گو سپید اگشت کہ برائے
 جلوس ہمایلوں قصائد غزلیہ انشا کردہ تخت نشین یوسف شاہ
 را ترفیف و خود اورا در حکمت بہ سلیمان در سخاوت بجا تم
 در شجاعت بہ رستم۔ در قدرت بہ قضا و قدر تشبیہ و تمجید
 کردہ از نظر گذشتند۔ و تاریخ جلوس اورا نکتہ سخنان قزوین
 چنین یافتہ

شاہ خواہاں بنو دیوسف ما ایک ادشاہ ملک ایراں شد
 چون این اعمال بہ انجام رسید۔ ملاً با شہی بمردم اعلام نمود
 کہ مرخصید۔ ہمہ از دربار شاہی بیرون رفتند۔ ہمیں یوسف شاہ
 بہر تخت و آغا مبارک با چند نفر خواجہ ہائے دیگر و عظیم بیگ

۱۵ فنک۔ بندون ۱۶ تیر توپ۔ توپ کا فیر

۱۷ شلیک کردن۔ سلامی کرنا ۱۸ سلا۔ سب

۱۹ غزا۔ روشن و اعلیٰ ۲۰ تمجید۔ ترفیف کرنا

پیش خدمت باشی با چند نفر پیش خدمت در جلو او و فرشتائے
 چند در بیرون اطاق مانند یوسف شاه در عالم حیرت به فکر
 پیچیده شده پس از لمحہ رو بہ آقا مبارک کردہ پرسید: "شما کہ ہتید؟"
 آغا مبارک جواب داد: "ما چاکرانِ مخلصِ خواجگانِ حرمِ مین بزرگ
 اینہا و اینہا ہمہ تابعین و زیردستانِ من اند" بعد رو بہ پیش خدمتہا
 کردہ پرسید: "شما کہ ہتید؟" عظیم بیگ پیش خدمت باشی جواب
 داد کہ ما ذکرانِ کین شما پیش خدمتہا من رئیسِ دایہا مروس و
 "تابعانِ من ہتند" یوسف شاہ پرسید پس آہنایکہ در بیرون ایستادہ
 اند کہ ہتند۔ عظیم بیگ جواب داد کہ "آہنایکہ فراتر است
 کہ ہمیشہ برائے خدمت کمر بستہ اند" یوسف شاہ فرمود: شما ہمہ
 بیرون بروید۔ آغا مبارک از زیردستانِ شما ہم بیرون بروند
 خودت ہماں (ہمہ غائب شدند)

یوسف شاہ۔ (آغا مبارک را پیش خود خواندہ گفت) از بشرہ شامی^۱
 بیغم کہ باید آدمِ خوب باشی۔ ترا بخدا بمن بگو بہ بیغم باعثِ این نفیہ
 چیست؟" چون شما ہمیشہ اندرون شاہ عباس پودہ اید ممکن نیست

۱ مروس۔ محکوم۔ زبردست

۲ بشرہ۔ صورت۔ چہرہ

۳ ترا بخدا۔ تجھ کو خدا کی قسم

کہ این تفسیہ معلوم شما نشده باشد ؟

آغا مبارک ہم کہ ہمیشہ باید پشتِ درب اُطاق شاہ عباس
برائے انجام خدمت حاضر بودہ باشد از وقایع دیروز گذشتہ
اطلاع تمام داشتہ از احوالات ہمہ ارکان مشورت خبر داشت و
واقعاً بخیل آدم صاف صادق بود فکر کرد کہ در سوال قبلہ عالم
حقیقت را پہناں کردن جائز نیست۔ گذارش را از ابتدائاً انتہای یوسف شاہ
نقل نمود۔ یوسف شاہ باز پرسید "پس شاہ عباس کجا است ؟"
جواب داد "کہ لباس گدائے کلبش شدہ ناپدید گردید معلوم
نیست کجا است۔"

یوسف شاہ مرد عاقل و از کو اکب ہرگز ترس و واہمہ نہ داشت
مگر این ترقی غیر متعارف وحشت و خوفی بر قلب او انداختہ بود
با وجود این قبیل خیالات از سلطنت کنارہ کردن را بیع وجہ چارہ
نہیدہ ناچار بہ اجرائے امور سلطنت تنہا در دادہ اقدام بہ کار
بادشاہی کرد ابتدا راسد بیگ فراش ہاشمی را احضار نمودہ فرمودہ

۱۔ غیر متعارف۔ جس کا پہلے سے علم نہ ہو۔

۲۔ تنہا در دادہ۔ راضی ہونا

۳۔ اقدام کردن۔ پیش قدمی کرنا

”کہ آلاں دوازده نفر فرآش ہمراہ خود برمی داری سے روی
آخوند صمد ملا باشتی و زماں خاں سردار و میرزا حسن و زیر و میرزا
سیحی مستوفی و میرزا صدر الدین متعم باشتی و مولانا جمال الدین راگزہ
می بری بزند ان ارکله می اندازی برمی گردی می آئی انجام
فرمایش را بمن عرض میکنی (اس بیک سرفروہ آورده روانہ می شود)
بعد عظیم بیک خدمت باشتی را احضار کرده می فرماید کہ ”سفارشش
کن ہمائے من شام حاضر کنند کہ امر دز چیرے خوردہ ام۔ پیش
خدمت باشتی عرض میکند کہ سفارش کردہ ام آشپز ہائے شام
مشغول حاضر کردن طعام ہستند۔ شاہ فرمود کہ پس شبا و خواجہ باشتی
بیامد۔ اطا قما و حرم خانہا را یکے یکے بمن نشان بدہید معلوم کنید
کہ اطاق استراحت من کدام است۔ پیش خدمت باشتی و خواجہ باشتی
جلو شاہ افتادند۔ یکے یکے اطا قماے اندرون را نشان دادند
طاق ادلی با فرشہائے الوان مفروش و دیوار و سقفش با انکال گل
دگیاہ و مرغہائے عزیزہ نقوش شدہ بود۔ اطاق و یکی نیز ہم چینی

لہ زندان ارک۔ قلعہ کا قید خانہ

لہ آشپز۔ بادچی

لہ سفارش۔ حکم

لہ اطاق استراحت۔ سونے کا کمرہ

لہ شام۔ رات کا کھانا

فرشاد فرس و دیوارش بالتصویر پادشاہان گذشتہ و شاہزادگانِ نسل
صفویہ نقش بود۔ دیوارِ آطاق سیسی تماشائے پادشاہانِ سلسلہ ایران را
کشیدہ بود۔ در دیوارِ چارمی صورت پہلوانانِ قدیم ایران و
دیوہائے مازندران کہ فردوسی نوشتہ است تصویر کردہ دیوہاربا
شاخ دوم و جنگ گناں نمودہ بودند۔ دیوارِ آطاق بجمعی صورت
جنگہائے راکہ مابین شاہ اسمعیل صفویہ با ایرین اتفاق افتادہ
بود رقم زد کردہ بودند۔ در دیوار ہائے اطاق ہائے حرم خانہ
شکلہائے پسرہائے راکہ دستہ گلہا بدختر یا تو اسٹیکر دند و دختر ہائے
راکہ ہائے پسر یا پیا لہ میدادند نقاشی کردہ بودند۔ در ہر آطاق
رختِ خواب حاضر بود۔ یوسف شاہ یکے از اطاق ہائے حرم خانہ را
برائے استراحت خود مقرر فرمودہ از خواجہ ہاشمی پرسید کہ آطاق
زینتِ ہر ہا کد ام است۔ خواجہ ہاشمی عرض کرد کہ آں آطاق
بالائی است اما درش قفل است۔ کلیدش پیش آقا حسن صندوق دار
است۔ بفرمایش شاہ پیش خدمت ہاشمی ہاں ساعت صندوق دار
را حاضر کردہ در ب آطاق زینت را باز کردند و بہ شاہ نشان
۱۔ تماشائے تصویر ۲۔ توضع میکردند۔ پیش کرتے تھے

۳۔ آطاق زینت۔ عورتوں کے زیور اور کپڑوں کا لمہ

دادند۔ اُطاق بزرگے بود از ہر طرف صندوقے چیدہ شدہ در
صندوقہ را برداشتند۔ زیور و زینہائے عجیب و غریب بہ شاہ
نشان دادند۔ از آن جملہ شاہائے گراہنہائے کشمیری لباسہائے
لطیف زنانہ و پارچہ ہائے پاکیزہ ابریشمی۔ گلہا و گدشوار با و انگشتر
ہائے جواہر و گردن بند ہائے مردار پید ممتاز۔

یوسف شاہ سہ دختر داشت۔ بزرگش چارہ۔ وسطی و دائرہ
و کوچکے ہشت۔ سالہ بودند۔ و دو تا پسر داشت شش سالہ
و چار سالہ۔ برائے ہر یکے از دختر با یک گل و دو گوشوارہ۔ یک
انگشتر۔ یک گردن بند و یک دستبند لباس و یک شال
رضائی و برائے زنش یک شال رضائی و یک دست لباس
سوا کردہ بخواہہ ہاشمی تعلیم نمودہ فرمودہ کہ اینہا را می بری در
کوچہ دیوی قزاق خانہ قدیمی من۔ بدن من میرسانی۔ میگوئی
کہ از بابت من اندیشہ داشتہ باشد۔ فردا پسر ہائے مرا بحضور
من روانہ کند۔ آقا مبارک اشیا را بہ دو نفر فرستادہ

۱۷ گوشوارہ۔ بند
۱۸ گردن بند۔ گلہا بند۔ مالا

۱۹ دست۔ ۶ عدد کارت

۲۰ سوا کردہ۔ منتخب کردہ۔ علیحدہ کرے۔

برداشتند رفتند۔ آفتاب غروب کرد۔ شاہ سبب تکلیف پیش خدمت باشی بہ اُطّاقِ اولیٰ مراجعت نمود۔ وید شمعہ ان ہائے طلل روشن کردہ سفرۂ شاہانہ گسترہ شدہ است۔ اول وضو گرفتہ نماز شام و خفتن را ادا کرد۔ بعد سر سفرہ نشست۔ پیش خدمتہا طعام ہائے رنگارنگ حاضر کردند۔ شاہ خورد۔ سیر شد۔ سفرہ را برداشتند۔ آفتابہ لگن آوردند۔ شاہ دست شست ہتھوہ آوردند خورد۔ قلیان دادم کشید۔ در این حال فراش باشی داخل و انجام فرمایش شاہ را عرض کرد۔ شاہ فرمود: ”بسیار خوب مرخصی برو۔“

بعد آغا مبارک برگشتہ رسانیدن اشیاء را عرض نمود گفت ”زن و دختر ہائے شاہ از تحفہ مرسولہ نہایت وجد کردند از بابت شما اندیشہ نہ داشتند۔ دے ازین قضیہ غیر مترقبہ بسیار

سفرہ۔ دسترخوان۔ اس لفظ میں ہمیشہ سین پر زبر پڑھا جاتا ہے۔

سہ نماز شام۔ نماز مغرب۔ نماز خفتن۔ نماز قمار شیعہ لوگ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ مغرب کے وقت پڑھ لیتے ہیں۔

سہ قلیان۔ حقہ
 سہ غیر مترقبہ۔ خلافتِ اُمید۔

دل خوشی و شادی داشتند۔ از غایت خوش حالی در می جستند
 می رقصیدند شاہ از طرف زن و فرزند خاطر جمع شد۔ از خواہہ باشی
 و پیش خدمت باشی پارہٴ احوالات می پرسید۔ ساعت چہار شد برخواست
 بخوابگا ہ خرا مید۔ رخت خواب انداختند بہ پیش خدمت باشی فرمود
 کہ بموکلین قراول لگتا ہسپار۔ موافق قرار سابق در ہر جا قراول بگذارند
 اجد بہ رخت خواب رفتہ خوابید۔ پیش خدمت باشی و خواہہ باشی ہر
 یک مقام خود رفتند۔ فرداے آن روز یوسف شاہ بہ اطاق سلام
 تشریف آورد۔ ملا رمضان و قربان بیگ و میرزا جلیل و میرزا
 ذکی را کہ از دوستانش بودند و وثوق کامل در ہر خصوص
 برآہن داشت احضار فرمود۔ منصب ملا باشی گری را بہ ملا
 رمضان داد۔ سرداری را بہ قربان بیگ محول نمود۔ بالقب خانہ

۱۵ پارہٴ احوالات۔ کچھ حالات

۱۵ ساعت چہار سے مراد ہے رات کے دس بجے جس وقت ہندوستان میں شام کے
 چھ بجتے ہیں۔ ایران میں بارہ بجتے ہیں۔ اس لئے یہاں دس بجے کی وقت وہاں چار بجیں گے۔

۱۵ موکلین۔ ذمہ داران سر۔ ۱۵ قراول۔ چوکیدار۔

۱۵ ہسپار۔ حکم دے ۱۵ اطاق سلام۔ دربار عام کا کمرہ۔

۱۵ خصوص۔ ہر معاملہ ۱۵ محول نمود۔ سپرد کیا۔

وزارت را بہ میرزا جلیل پسر۔ لقب مستوفی گری را بہ میرزا ذکی
بخشد۔ منصب مخم باشی گری را بالمرہ گذارد کہ ایں منصب
بجز ہنر برائے دولت و ملت منفعت ندارد فرمود :-

تمامی ولایت و حکام اعلام نامہ و حکم موکدہ بفرستند کہ بعد
از ایں ہرگز بدون تجویز شرع شریف سلطانی را بہ مورد مواخذہ
نیاورند محض ہوائے نفس کہے را جریمہ نکنند۔ از حکم بہ قتل و گوش
و دماغ کردن و چشم کشدن احتراز نمایند۔ و علاوہ بر حکام اعلام
جاسوسان معتد معین گردند۔ ہر دواز احوال ولایت و حوائج
خلق خبردار شدہ بفرض برسانند۔ یوسف شاہ جاسوساں را بخصور
خواستہ گفت کہ از جانب من بہ حکام ولایت اعلام می کنید از خدا
بترسند بکار ہائے ناحق فتوے مذہبہ نہ کنند۔ خلق را خپا پندہ

۱۔ مستوفی گری۔ سکرٹری کا عہدہ

۲۔ بالمرہ۔ یک قلم۔ سرے سے ۳۔ متروک گذارد۔ سو قوت کر دیا۔

۴۔ اعلام نامہ۔ اطلاع نامہ ۵۔ موکدہ۔ تاکید می

۶۔ بہ مورد مواخذہ نیاورند گرفت و باز پرس نہ کریں۔

۷۔ گوش و دماغ کردن۔ کان اور ناک کا ٹٹنا۔

۸۔ خپا پندہ۔ نہ لایٹیں۔

مالِ شال را بینما بزنند۔ رشوت نگیرند۔ یقین بدانند کہ این نوع حرکت عاقبت باعث بدبختی و ہلاکت آنها خواهد شد مگر شاہدہ کردہ اند کہ ہر کہ باین نوع رفتار دولت جمع کردہ آخر سر خود را دادہ اند و یا بحال بدبختی و ذلت و مسکنت^{۱۵} دوچار شدہ اند در ایران ہرگز دولت ہائے کہ باین قسم جمع شدہ است بیحقیقت ہائے بیع خانہ آئے و دوام و ثبات نکرده است۔ ایں ہمہ گزور کردہ دولت جعفر خاں و امغانی کو ؟ اغنام^{۱۶} و احشام سلیم خاں فراگز و کجارت ؟ املاک میرزا تقی شیرازی چہ شد ؟ پادشاہان ایران ہمیشہ وقتے دیدند کہ ہر کس از صاحب منصبها پول زیاد می جمع کردہ است بدولتے رسیدہ است۔ میدانند مال رعیت و لوکر است کہ بینما و رشوت برودہ است ہماں ساعت بہ ہمانہ ادا بمقام مواخذہ کشیدہ ہر چہ داشتہ است از دستش می گیرند و خودش را می کشند و یا بذلت و مسکنت می اندازند۔ ایں حالت حکام دلائیات مابسیار شبیہ است بہ زوال^{۱۷} ہائے کہ خونے مکیدہ^{۱۸}

۱۵ بینما۔ لوٹ
 ۱۶ اغنام۔ لوٹ کا مال
 ۱۷ زوال۔ چونکہ قدیم کتب لغت میں زلو ہے معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں لاف کا افسانہ لگایا
 ۱۸ میکدن۔ چوسنا۔

عقد شدہ دکلقت شدہ باشند۔ صاحب زالو انہارا گرفتہ فشارے
 بد بد کہ ہمہ آں خونہا راستے کنند۔ بعضے ہمیں جہت لمیرند و بعضے
 بہ ضعف و نقاہت بسر بیدار قاتلاً اگر حکام نیک نفس وہ روزی
 حلال خود قانع باشند ہمیشہ در درجہ خود باقی و در نظر خلق معزز و
 محترم و در پیش پادشاہ کرم خواهند بود۔ و روز بروز رتبہ آہنا
 اندواید ہم خواہد کرد۔ بعد از تلقین این حرفہا جاسوسان را مخرج
 نمود۔ دوبارہ فرمود مبلغ باج و خراج را تا بمقدار مقتدرہ تخفیف
 بدہند و امر کرد در ہمہ جا راہ ہارا تعمیر کنند و در منازل و مکانات
 لازمہ پلہا و کسکروا سراہا بسازند و در ہر ولایت شفاخانہا بنائند
 و در سہا باز نمایند۔ و جاہائے بے آب آب در میادند زنان
 بیوہ۔ ایتام۔ مثل کہ و کور ہارا اعانت و حمایت لازم دانند و در
 ولایت باہر بے سر و پایا خود سرانہ خود را بہ سلک علما داخل کنند
 و در این خصوص از ملّا باشتی اجارہ بگیرند۔ و صنف علما در ہر جا
 زیادہ بر مقدار کفایت حاجت خلق و خیل عمل نشوند۔ و برائے

لہ گندہ دکلقت۔ و ولان کے معنی مولا

لہ مقدار معتدلہ۔ مناسب مقدار لہ ایتام جمع یتیم
 لہ مثل۔ ایماج لہ بے سرو پایا۔ ذلیل و کینہ

ہمہ علماء بقدر کفایت گذرانِ آنها از خزینہ عامرہ و ذلیفہ قرارداد
 کہ ذلیفہ دولت را خورده بہ سلطنت بخت پیدا کرده ارباب
 مناصب دولت و نوکران خدمت شاہی را اہل ظلمہ خطاب کنند
 و امر مراۃ^۱ را کہ از عمدہ لازم سلطنت است از دست علماء
 گرفتہ بہ صلحائے ارباب مناصب و اگذار کرد کہ ملت از بابت مراۃ
 خود را محتاج علماء نہ پندارند۔ ہمیں قدر آنها را مزج بدانند تا از
 سلطنت دور نہ آفتند۔ و فرمود وجوہ^۲ برادر ہر ملک بہ چار نفر از مصلحت
 شدہ بفقرائے ولایت از روئے دفتر صرف بشود و حساب آن را بدیوان
 ہمایوں بنامند۔ تا بعضی از آنها از وجوہ بد بہر یاب و بعضی دیگر
 محروم نہانند۔ و دیگر فرمود کہ خمس و مالِ امام را نہ ہند تا اولاد
 رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) از ذلت سوال آزادی یابد۔ مثل سائر
 مردم بکسب خود وجہ معیشت تحصیل کنند در این خصوص علمائے
 معتبر برائے یوسف شاہ از کتب فقہ فتوا ہا استخراج کردہ نشان
 دادند۔ بہ ولایات اعلام نامہ فرستاد کہ کسے^۳ من بعد جرات پیشکش

۱۔ کفایت۔ ضرورت پورا کرنا ۲۔ مراۃ۔ عدالت

۳۔ وجوہ ہر۔ خیرات و صدقہ کاروبار ۴۔ دیوان ہمایوں۔ شاہی کچہری

۵۔ استخراج۔ نکالنا ۶۔ من بعد۔ بعد ازاں۔ اس کے بعد

پائے انداز برائے شاہ دامنائے دولت و چاکران درگاہ نداشتہ
 باشند و هیچ کس بواسطہ پیشکش تمنائے حکومت نہ نماید مگر حسن خدمت
 و اخلاص و ارادت را و سائل تحصیل این مطلب بدانند و مالیات
 دیوان در ہر ولایت تحویل اشخاص امین و بہ اسم خزینہ دار آنجا
 بماند و مصارف سلطنت از روئے دفتر تعیین یافتہ در اوقات
 لازمہ بخرینہ ہما سجا حوالہ بدہند و رعایا بالکل از حوالہ جات
 مصارف آسودہ حال بمانند و دیگر برائے از دیا و داخل سلطنت
 قرار گذارد کہ تجار و بیگ زادگان و خان زادگان و شہزادگان حتی
 علماء و سادات و سایر اصناف خلق از داخل املاک در شہر ہادہ
 یک و در دہات از میت یک برائے خزینہ کار سازی نمایند و بموجب
 اہل قشون و سایر خدمتگاران اصلاً لا وصول نمایند کہ نقص سلطنت
 است بلکہ ہمیشہ از خزائن ولایات بلاتماخیر بھر جی شود - و از

۱۰ پائے انداز - ہدیہ - نذرانہ

۱۱ آسنا - امین کی جمع

۱۲ مالیات دیوان - سرکاری روپیہ

۱۳ داخل آمدنیاں وہ یک - دسواں ہفتہ ۱۰

۱۴ اہل قشون - لشکر والے - سپاہی وغیرہ

قیمت ملا کے بیع و شرا می شود تو مانے بیج شاہی موضوع و
برائے منافع و داخل خزینہ تسلیم خزانہ دار شود۔ قاعدہ بیع و
شرط متروک گردد کہ صاحبان تنخواہ برائے وجود و معمولی این
قاعدہ برہنہ گر فتن و قرض دادن میل نمودہ ارباب حوائج را
مضطرب و معطل میگذاردند کہ ملک و مال آہنہ را بقیمت نازل بیع
و شرط کنند باین آمید کہ ارباب حوائج سر وعدہ از استرداد
مال و املاک عاجز خواهند ماند۔

چوں یوسف شاہ میدانست کہ میرا خور فضل تابستان بہ
بہانہ ہجرائے اسپان شاہی بیلاق رفته بردمان حول و حوش اذیت
لے بیع - بیچنا - شرا - خریدنا۔

۲۵ تومان - ایران کا چاندی کا سکہ تقریباً ساڑھے چار روپیہ قیمت کا۔
۳۵ شاہی - ایران کا تاجنہ کا سکہ جس کی قیمت ہندوستان کے پیسہ سے دیا ہوتی ہے
۴۵ موضوع شود - لیا جائے۔ الگ دکھا جائے مراد یہ ہے کہ ہر تومان میں سے پانچ شاہی
خزانہ میں داخل کرنے کے لئے نکال لیا جائے۔

۵۵ نازل کم آتری ہوئی - گری ہوئی ۶۵ استرداد - واپس لینا
۷۵ بیلاق - سرد مقام جہاں موسم گرمابہر کیا جائے۔
۸۵ حول و حوش - اطراف و اضلاع۔

زیادہ دجنائے جے اندازہ می رسا بندہ آہنا راحی چا پید مال و مال
شاں را لینا می کرد۔

امیر تو پخانہ موا جب جمع تو پچیاں را از خزینہ بر میداشت
دینارے بہ بیج کدام آہنا نمیداد۔

خزینہ دار میان پول پادشاہ پو لہائے قلب زیاد داخل کردہ
بمردم می داد

بیگز بگئے قزوین رشوت خوار بود

داروغہ برائے انجام کار فقرادر مقابل اغیارود۔

ایستی داشت

دکد خدا ہا کو چہ ہائے قزوین را نا تمیز نگہ می داشتند۔ ہمہ
آہنا را معزول کردہ بجائے آہنا مردمان معروف شایستہ تعیین فرمود
انوندہ صمدلاً باشی در زندان ارک از زندان بان شنید کہ منصب او
را بہ ہم چشم او ملا رمضان دادہ اند فجاء غصہ مرگ شد۔ یوسف شاہ

۱۵ نمی چا پید۔ دھوکا دینا ٹوٹا ہوا ۱۵ پو لہائے قلب بکھوٹے سکے۔

۱۶ بیگز بگی شہر کا سب سے بڑا حاکم

۱۷ نا تمیز۔ نامات ۱۷ ہم چشم۔ ہمسرہ ہمسر

۱۸ فجاء۔ ناگہاں۔ یکایک

باز امر فرمود کہ کوچہ ہائے قزوین را کشاد کنند و در میان کوچہ ہر جا
چاہے ظاہر است پویشانند کہ آیند و روند محفوظ باشند۔ و برائے
استماع عرض و داد مردم و رسید گئے آنہا قرار و قاعدہ گذارد۔ فرمود
کہ بہ فقرائے قزوین از انبار ہائے بادشاہی گندم بدہند و مجلس
مشورتی برپا کردہ از مردمان صاحب وقوف و مفتی ہائے ماہر جمع
شدہ برائے آب آوردن بہ شہر قزوین گفتگو و کنکاش بعمل آوردہ
دستور العمل و تدبیر مجلس را تحریراً بلحاظ بگذرانند۔ در آن اوان
بعضی از طائفہ غلانند در قریب خلیج فارس در محلے مسکنی گرفتہ بودند
ہماں روز ہا از جانب آنہا ایلمچی با عملہ خود وارد قزوین شدہ کہ
با دولت ایران برائے تجارت طرفین شرطے بستہ شود۔ ایلمچی را
با عملہ اش بجنور یوسف شاہ آوردند۔ از لوازشات شایستہ و عقل
و فراست و قاعدہ ہمانداری او برائے ایلمچی و عملہ اش وجہ و سرور

۱۴ آیند و روند۔ آیندگان و روندگان

۱۵ استماع۔ سنا۔

۱۶ مفتی۔ نہ رکھو دینے والا۔ یعنی آبپاشی کے فن کا ماہر۔

۱۷ بلحاظ گذارند۔ ملاحظہ کے لئے پیش کریں۔

۱۸ غلانند۔ ہالیند۔ ۱۹ وجہ و سرور۔ راحت و شادمانی

حاصل آمدہ بجلی نایل مرام با تحف و ہدایا مرخص و در کمال رضامندی
معاودت نمودند۔

یک ہفتہ از جلوس یوسف شاہ گذشت ہر روز از حسنت افعال
و عدالت اطوار و انواع اقسام علامت خیر یہ بہ مردم ظاہر می شد
برائے اہل ان ایام فیروزی و انبساط و آواہن سعادت و اقبال رو
داد۔ لیکن چہ فائدہ بنی نوع بشر در بیچ وقت بہ روز خوب دوام
نمی کند۔ گر پدر ماں آدم و مادر ماں حوا را در بہشت چہ کم و
کسرے بود کہ باز خلافت امر خدا را کردند۔ و از بہشت رانده
شدند۔ انسان ہمیں است۔

اہل قزوین کہ روز شہنائے آدم را در دروازہ قلعہ
آویزاں نہ بدیدند۔ و در میدان شاہ آدم کشتن۔ و ارکشدن۔ چشم
در آوردن و گوش و دماغ کردن دیگر غضب را تماشا نمودند این
کیفیت بر آہنا چلے غریب آمدہ۔ اول گفتند۔ "پیدا است کہ این پادشاہ
تا زہ بسیار رجم دل و برد بار است بعد بہ علم و جم او بکشنا دارد
۱۔ نایل مرام۔ مقتدیں کا یہ ب ۲۔ چہ کم و کسرے بود کیا کی اور کسرتی۔
۳۔ شہنائے آدم۔ کمال کھنچی ہوئی لائیں
۴۔ میر غضب۔ جناد۔

کردند و این حرکت را پستی رائے و ضعف نفس و حمل
 نمودند۔ علاوہ برائے ہزار گونہ عیوب از برائے یوسف شاہ پیدا
 کردند۔ مختصر کلام در تحت امیر این قسم پادشاہ صاحب رحم زندگانی
 کردن در نہایت در جہلال افزا شاہدہ افتاد امنائے معزول
 این نیست مردم را استیلا کردند غنیمت دانستہ فرصت فوت نکردند
 بخیاں شورش و طغیان افتادند و بزدلی و قزوین شورش عظیم
 برپا شد۔ اولین سبب شورش میر آخور معزول بود کہ در کوچہ
 بہ غزینہ دار کمنہ راست شدہ بادے ہمراہی کردہ پرسید ترا بخدا
 میرزا حبیب بگو بہ بینم مردم در حق پادشاہ تازہ ما چہ می گویند
 میرزا حبیب گفت مردم پادشاہ تازہ را خوش ندارند اوقات
 شاہ تلخ است۔ سست رائے و بیکارہ اش پنداشتہ اند
 میر آخور۔ واللہ میرزا حبیب عقل مردم از ما زیادہ تر است میگویند
 ترا بخدا! ایں چہ احمق بود کہ ما کردیم۔ یک نفر سراج بے رتبہ
 را آوردیم برائے خود ماں پادشاہ ساختیم۔ بلا سہر خود باز نمودیم

۱۵ در تحت امر۔ زیر حکومت

۱۶ امنائے معزول۔ نوکری سے برطرف کئے ہوئے سردار
 ۱۷ استیلا۔ نتیجہ نکالنا۔ حاصل کرنا ۱۸ فوت نکردند۔ ضائع کیا۔

عربی خدمت منصب مان را از دست مان گرفت۔ آلاں در بیان
ولایت بقدر سگبازاری آبرو نداریم واللہ کہ بچو رسوائی کنی شہ
کہ ما کر دیم۔

خزینہ دار۔ مگر ما پادشاہش کر دیم ؟ شاہ عباس چو فرزند پادشاہ
چارہ داشتیم دیگر ؟

نیر آخور۔ خوب شاہ عباس اس وقت پادشاہ و حاکمش ہوا
روان بود۔ حالاکہ شاہ عباس نیست مارا چہ مانے است کہ بی
طوبی بے دین را کہ سگو بند تاشخی نہیب ہم بست از تخت پادشاہ
نہ اندازیم تلفش نہ کنیم ؟ بعد از ان از نعل صوبہ یک شہزادہ را
بہ تخت بنشانیم کہ بارے بنا بنجا بہت سزاوارتنت و تاج بود پادشاہ
خزینہ دار بسیار خوب حرف میزدی۔ در این خطہ اس من بالو
مواقتت خواہم کرد اما ماد و نفر از دستمان چہ برمی آید بہ ہم
تدو امیر تو پخانہ رائے ادرا نہز بداییم آخر آن ہم سبب ماور

لہ آلاں۔ اس وقت

تہ تاشخی نہیب ہی بخیر عتیقہ ہو کہ مرے۔ کہ بعد انسان کی دوزخ کہ ہم سے
دوسرے جسم میں پہنی آتی ہے۔ آداگون کو ماتہ والا
گئے بنا بنجا بہت شرافت کہ نہیب سے۔ اس خصوص اس سوائے ہیں۔

معزولین است رہرو میروند منزل تو پخانہ امیر تو پخانہ از رفتن
 آہنہ خیلے خوشحال شدہ در کمال شوق حرف آہنہ را گوش داد ہیکلی در
 باب شورش بہ آہنہ متفق می شود۔ میگوید کہ این کا بیلے رضا سے
 باقر خاں سرکردہ سوار ہائے چنگین صورت پذیر نمی شود
 امیر تو پخانہ۔ باقر خاں با من دوست یگانہ است من گردن
 میگم کہ اورا دریں عمل با خود ماں بیگنے کنم۔ حی گویش قضیہ کہ در
 ایام سلطنت امیر یوسف شاہ بے دین بہ سرا آمدہ است آخر
 بہ سر تو ہم خواہد آمد۔ پیش از وقت علاجش را باید کرد۔ یقین
 دارم کہ این حرف بہ ادا اثر خواہد کرد۔ چونکہ دیروز در سلام عام
 شاہ بہ دسے غضبناک شدہ سرزنش نمودہ است کہ شراب خوردہ
 مست برائے نماز خواندن بہ مسجد رفتہ است۔ اگر باقر خاں بایں
 امر راضی بشود سرکردہ پیادہا فرج خاں نیز راضی خواہد شد چون
 فرج خاں پسر عمودا ماد باقر خاں است در پیچ کا سے مخالفت
 ادا نمی کند۔ اما شہا بر خیز۔ بروید پیش بیگلر بگی تدبیر

۱۵ صورت پذیر۔ واقع۔ ممکن

۱۶ گردن میگیم۔ میں ذمہ دار ہوں

۱۷ بیگنے کنم۔ متفق کر لوں گا سلام عام۔ در بارہ عام

آنقرین اور انیز راضی کردہ گردنش بگزارید کہ داروغہ و کدخدائے معزول را خواستہ در این خصوص گفتگو نمودہ رائے آہن را نیز بدست بیاورد۔

مقتنین از ہمدگر جدا می شوند۔ ہر یکے میردند کارے صورت بدہند۔ مطلب خیلے زودتر حاصل آمد در مدت سہ چار روز ہمہ منتخب شدہ ہا معلوم شدند و ہنگی میل شورش و آمادہ غوغا گردید۔ قرار گہ گذاروند کہ روز شنبہ صبح سرائے پادشاہی را احاطہ نمایند و داخل اندرون شدہ یوسف شاہ را از روئے تخت بزمین افکندہ ہلاک کش کنند۔ بعد برائے خودشان از سلسلہ صفویہ یک پادشاہ تازہ بگمارند۔

وقت صبح ہماں روز مقررہ کہ ہنوز در سرائے پادشاہی کشودہ نشدہ بود سوارہ و پیادہ زیاد می ہمہ مکمل مسلح اطراف آں را احاطہ کردند۔ یوسف شاہ از کیفیت خبردار شدہ فرود کہ در بار ابا زکند۔ یوسف شاہ ابن حرکات نامناسب را

۱ گردنش بگزارید۔ اس کو ذبحہ دار کردہ

۲ بدست بیاورد۔ حاصل کرے

۳ مقتنین۔ فتنہ پیدا کرنے والے ۴ قرار گذارند۔ طے کر لیا۔

از مَلّا باشی سابق۔ در ماں خاں سردار۔ وزیر و مستوفی قدیم۔ و
 منجم باشی و مولانا جمال الدین کہ اشخاص صاحب قدرت و لشکار
 بدخواہ ادب و دندر منظوم می نمود۔ بنا بر آں در ابتدا سے جلوس از
 راہ احتیاط لازم دانستہ آہنا را بہ مجلس انداخت۔ اما در ^{۱۵}ہنگامہ از
 جائے دیگر باز شد۔ در این حال ہوا خواہان یوسف شاہ خبردار
 شدہ و با کثرت از دحام آنا فناً پہ سرائے شاہی رو آوردند
 مقابل یقینن ایستادہ آغاز نصیحت و وعظ نمودند کہ این حرکتها
 را سوختن نمایند۔ فائدہ نداد کار از صلاح و مدارا گذشت بہ
 جنگ و جدال آغاز کردند۔ قیامت قیام شد۔ طرفین از سرو جان
 مضائقہ نکردند کار از تیراندازی گذشت۔ دست بہ شمشیر و خنجر
 کردہ بیکدیگر حملہ نمودند۔ خون بجائے آب رواں گردید۔ سہ
 ساعت و نیم در کمال شدت مجادلہ و مقابلہ طویل کشید۔ قریب
 شش ہزار نفر از طرفین ہلاک و زخمی شد۔ عاقبت آنا یضعف
 و انکسار طرف خواہان یوسف شاہ مشاہدہ گردید۔ چوں خسلق

۱۵ منظوم می نمود۔ دیکھتا تھا ۱۵ ہنگامہ۔ ہلاکت

۱۵ آنا فناً۔ فوراً منظوم می سیدیں

۱۵ مجادلہ۔ جنگ و جدال

ناشناس پے در پے از شہر بیروں آمدہ بدستہ مفتین۔ جمع آورہ
 بہ کثرت و قوت آہنا باعث می شدند بنا بر آں ہوا خواہان یوسف شاہ
 ملک پیدا کردہ ہر کسے ہوسے سراز معرکہ کنار کشیدند جان بہ
 سلامت و بردند مفتین ہجوم آوردہ و بر سر اسے شاہی ریشکستند
 داخل شدہ یوسف شاہ را ہر چہ جتن پیدا نکردند۔ یوسف شاہ
 مفقود الاثر شد۔ بعضے گفتند در وقت جنگ میان ہوا خواہان
 خود رفتہ با حضور خود آہنا را بہ جنگ دلیبر میکرد۔ در آہنا
 جنگ مقتول شدہ بعضے گفتند یہاں شدہ از میان بیرون نہ
 گرینخت خلاصہ در میان مقتولین نفس اور پیدا نگشت فاما بعد از
 آں دیگر کسے اورا در جائے نشان نداد۔ مفتین سر اسے شاہی
 را غارت کردند و آہنا بہ بازار ریختند۔ و سلاکین و کاروان اسے
 بیغارت۔ و از آہنا ہم بیروں آمدہ کو چہاے یہود و مسیحی
 کشیدند۔ خانہ ہمہ را داغون و تاراج کردند۔ انواع انواع
 شرارت و حرکت بلے اندازہ بعلی آوردند و آفتاب غروب کرد
 ہر کسے بخانہ منزل خود مراجعت نمود۔ شورش و غوغا ساکت
 نہ مفقود الاثر بلے نشان۔ بے پتہ۔

تلہ ریخت۔ حمزہ کی تلہ داغون۔ غارت۔ تباہ

شد۔ فردائے آج روزِ رسائے شورش از یزدانہ ارک شاد
 زبان خان سردار۔ میرزا محسن وزیر۔ میرزا یحییٰ مستوفی۔ مولانا
 جمال الدین و منجم باشتی را از مجلس بیرون آوردند۔ گذارش را
 نقل کردند۔ پرسیدند۔ اکنون از نسل صفویہ کدام شہزادہ را از قاف
 تخت و تاج می بینید۔ مولانا جمال الدین گفت کہ شمارا چند ابگویید
 بہ بہیم امروز چندم ماہ است۔ میرزا فوراً گفت۔ امروز شانزدہ روز
 از عید نوروز گذشتہ است۔ مولانا اظہارِ بشاشت کردہ گفت دیگر
 غم مخورید۔ شورش ہماں روز واقع شد است۔ معلوم است آفت
 گذشتہ است۔ بیچ کدام از شاہزادگان صفویہ شایستہ پادشاہی
 نیست ہمہ کم ریش و کوراند۔ بعضی را شاہ اسماعیل ثانی کور کردہ
 است۔ و بعضی را شاہ عباس خودش کور کردہ آہنہا دیگر بکار نمی خورد
 و بہ ضرورت مانعی آیند۔ پادشاہ ما با شاہ عباس است۔ میرزا فوراً
 گفت کہ ما بہ پادشاہی را خوشنودیم۔ دور او بہ ہمہ ما بسیار
 خوش میگوشت چہ فائدہ چہ کنیم او از تخت و تاج دست کشیدہ
 از چشمہا پنهان است۔ حالاً ہم کنی دایم کجا است مولانا خندید
 لہ کم ریش۔ نو عمر۔ نابالغ
 ۵۲ بکار نمی خورد۔ کسی کام کے نہیں ہیں۔

گفت کہ از تخت و تاج دست کشیدن او سبب داشت. اینک
 آن سبب رفع شدہ است. ما خود ماں سید اینیم کجا پہناں است
 می رویم می آریم باز بہ عمارتِ خودش میرسانیم ہنگی بہ خاستہ آمد
 بہ خانہ کہ عباس پہناں بود اورا از آنجا بیرون آوردہ بہ سرائے
 شاہی رسانیدند۔ مثلِ اول مالکِ تخت و تاج گردید کار و کار ہا بہ
 ترتیب سابق صورت گرفت کہ گویا هیچ حادثہ واقع نشدہ بود

مصنّف گوید

تعجب دارم از حماقتِ این کواکب کہ فریبِ اہلِ ایران را
 خوردند و ندانستند کہ یوسف سراج شاہ ایران نبود۔ ایرانی او را
 بادشاہ مصنوعی نمود و جیلہ کردہ بودند۔ بچہ سادگی دگول خوردن خیلے
 عجب بود۔ کواکب بہ اہلِ ایران تابیدہ شدند و شاہ عباس را کنار
 گذارند و یوسف سراج بیچارہ بے تعصیر را بدبخت گردند و بعد ہم
 چہل سال سراسر بے سفاکی و جباری ادبے اعتنائی نظر شدند ادنیِ علامت

۱۔ گول خوردن۔ دھوکا کھانا۔

۲۔ جباری ظلم۔ زبردستی

۳۔ تر سابق۔ پہلی حالت

۴۔ سفاکی۔ خونریزی

۵۔ بے اعتنائی۔ بے پرواہی

جباریئے شاہ عباس ابن بود کہ یک پسر خود را بکشت و دو نفر دیگرش را کور کرد۔ پسر دیگر ہم نہ داشت نوہ او وارث او گشت اما کو اکب ہم جائے مذمت نیست۔ کو اکب را با شخص شاہ عباس عداوتے بنودہ۔ بہ آہنالا رزم افتادہ بودہ کہ پانزدہ روز از عید نوروز گذشتہ از تخت سلطنت ایران شخصے را پائیں آوردہ بدبخت کنند در آں وقت در سر تخت سلطنت ایران یوسف سراج نشستہ بود بہار آں کو اکب او را پائیں انداختہ بدبخت کردند۔ ہرگز بخیاں کو اکب خطوہ نہیکرد کہ اہل ایران آہنارا نقش زدہ خواہند تابید۔ و عوین پادشاہ حقیقی پادشاہ مصنوعی بزیر صدمہ آہنہا خواہند انداخت

منجم گوید

وَالْقَوِيُّ يَرَى وَالْمُتَّقِيَّةَ وَرُصُورَتِے کہ افراد انسان نسیداً فرداً
اسباب تقدیراتِ خدائے بودہ باشد مسکلاً ہیئت مجتمعة آں صاحب
۱۔ خطرہ دل میں کسی بات کا گرنا ۲۔ خواہند تابید۔ دھوکا دیں گے۔
۳۔ اَلْقَوِيُّ يَرَى وَالْمُتَّقِيَّةَ بندہ تدبیر کرتا ہے اور خدا تقدیر بناتا ہے یعنی بندے کی
تدبیر اللہ تعالیٰ کے اندازہ و تقدیر سے باہر نہیں ہو سکتی۔
۴۔ ہیئت مجتمعة۔ مجموعی ہیئت

ہر گونہ ارادہ و قابل انجام ہر نوع امورِ عظیم خواہد بود۔ احتجاج
نفوس و اتفاقِ قلوب برائے ہر گونہ ارادہ در ہر ایامی کہ تشکیل
پذیرفته مستحضر شدہ است کہ آن ارادت مقدر و مصور و مدیدہ
و کرر شاہدہ شدہ۔ محتاج بہ اثبات نیست لہذا کہ من قال :-

نظم

تو مغرِ عالمی۔ ز آں درمیانی	بداں خود را کہ تو جانِ ہمائی
منجم کو ز ایماں بے نصیب است	اثر گوید کہ از شکلِ غریب است
اثر از حق شناس اندر ہمہ جا	ز حدِ خویش تن ہیروں منہ پا

لہ اجتماعِ نفوس۔ لوگوں کا ایک بات پر متفق ہونا۔

لہ تشکیلِ پذیرفتہ۔ واقع شدہ

لہ سائنہ ہو۔ جیسا کہ وہ ہے یعنی بھنہ۔

لہ مغرِ دُر من قال۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ خدا کہنے والے کو ہر اُسے نیک دے۔

رستم در قرن بیست و دوم

التصنیف صنعتی زادہ کرمانی

ادبیاتِ عجم حصہ اول میں اس افسانہ کا ابتدائی حصہ شامل کیا گیا ہے جس میں پروفیسر نکاس کی ایجاد (مردوں کو زندہ کرنے والی مشین) کا تذکرہ ہے۔ جانکا سہ ایرانِ قدیم کے مشہور پہلوان، رستم کو اور اس کے لازمہ زندگی نو کو اور اس کے مشہور گھوڑے رخش کو زندہ کرتا ہے۔

حصہ دوم میں اس کے آگے کا نقشہ شامل کیا جاتا ہے جس میں بیسویں صدی عیسوی کے بہت سے عجائبات ہیں۔ پروفیسر جانکا س اپنی ایک تقریر میں بیان کرتا ہے کہ اس کی ایجاد کردہ مشین کیونکر مردوں کو زندہ کرتی ہے اور پھر زندہ کردہ اشخاص میں سے رستم کے لازمہ زندگی نو کو مشین کے

دریغ سے دوبارہ عدم میں پہونچا دیتا ہے۔ یہ حصہ بھی بجائے خود مکمل ہے
جانکاس گوشتے تلفون بے یسی را کہ ہمراہ داشتند برداشته و
بیکے لئے مراکزہ استگاہ طیاراں سرع السیر اطلاع داد کہ طیارہ
را کہ بمنزلہ بارش ہائے قرن میتم بود ہاں جا بفرستند۔

طوے کشید کہ صدائے ہمہ طیارہ در فضا پیچیدہ و اندور
سیاہی آں مثل عقاب تیز بالے از افق نمودار گردید ہر جہ طیارہ نزدیک
ترشد رنگ و ردے رستم ہم بیشتر می پرید و لے برائے آنکہ حریف را موعظ
سازد و استان سمرغ را بخاطر آوردہ طیارہ را جانکاس نشان دادہ و
”سمرغ! ایں پرندہ خدمت گذار است کہ بیارمی سن آمدہ
و در یک لحظہ کار ہمہ رامی سازد و دیگر بروید بفکر چارہ باشید
جانکاس گفت چیزے نیست ما و را خواستیم و حالاً آمدہ است
رستم۔ بہو تمانہ نظرے بقدر بالائے جانکاس نمودہ با خود گفت
یا للعجب ایں مرد در آسمان ہا ہم دست دارد۔

زنجیاں از دشت و ترس خود القہ رختے کشیدہ و نظر و توجہ ساو غلیظہ بود
لہ گوشتے تلفون بے یسی۔ بے تار کے تلفون کا آلہ جس کو منہ کے سامنے رکھ کر بولتے ہیں۔
سبح تار۔ لہ استگاہ طیاراں۔ ہوا جہازوں کا اسٹیڈ ایا ادا۔

سہ ہزار۔ ہوا جہاز۔ لہ بارش ہائے قرن میتم میسویں صدی کے بار برداری طیارے

پیارہ ہمارے بزمین نشست را نندہ آں از میانش بروئے زمین
 جستن کردہ بجلو جانکاس آمد بطرز نظامی سلام داد۔ رستم ہمارے ابن کلاز
 شراہر یمنؑ خلاص شود بالنظرے صیماۃ متوجہ قرص آفتاب گردیدہ و عاوجا
 نجات خود را از جادو و یلیدی ہائے این پتیارگاں زیباں کارمی طلبید۔
 جانکاس فرمان داد ماسینؑ تھم ارواح و اجساد مردگاں را
 در میان آں پیارہ بگذازند۔ وہاں دیا تور پیارہ آدرس دارالعلم شہر نکلیا
 را کہ وہاں وقت بجائے دیتاں حالیہ تسمیہ خواہد شد دادہ و گفت ماہا
 از تو جگہ ترمی رویم تو این احوال و احوال را با نجا برس۔
 پیارہ نفیر زناں و پرواز کناں در آسماں اوج گرفت وے جانکاس
 و شاگردانش باہائے خود را بشا ہنای شاں وصل نمودہ و آہستہ

لے بطرز نظامی فوجی طریقے سے۔ لے اہر یمن۔ شیطان۔ لے صیماۃ۔ مخلصانہ
 لے پیارہ۔ تشریف۔ مفسد۔ لے ماسین۔ تھم ارواح و اجساد مردگاں۔ مردوں کی رگوں
 اور جہوں کو ترکیب دینے والی میٹن۔ دوبارہ زندہ کرنے والی لے آدیا تور۔ ابو پیٹر۔
 ہوا باز۔ ہوائی جہاز چلانے والا۔ لے آدرس۔ ایڈریس۔ پتاں۔ نشان
 لے جگہ ترمی۔ بہت آگے۔ بہت پہلے۔ لے احوال و احوال۔ حمل و نقل کی جمع۔ بوجھ
 لے نفیر زناں۔ آواز کرتا ہوا۔ لے باہائے خود۔ اپنے پرواز۔ بائیسویں صدی میں ایسے
 پر ایجا دیو جائیں گے کہ آدمی اپنے کندھوں میں لگا کر اڑتا پھرے گا۔

بدون سر و صدا بہ پرواز درآمدند۔

جانکاس کہ تا آن وقت سعی می کرد احاطہ بجزئیات گردش از خبر تکمیل اختراع علم کہ بنودہ بود آگاہ در موقع خواستہن طیارہ ہر اسے اعزاز و رسم و زنجیر لافزار اشتباہ شد کہ بعد یا بیع قمتے نموانست آن را بجزاں نماید و ہمیں یک اشتباہ در یک لحظہ تمام سکے اقطار عالم را بجنبہ و جوش در آورد و بسیلہ بے سیما فوری تمام دہل و ملل عالم خبر کشفیات میسر یعقول اور رسید

ہمیں کہ طیارہ رچی از تمام قضایا علمے تکلف انگیزناشین و عملیات جانکاس آگاہی نمود و مجرد آنکہ از زمین بلند شد بے درنگ از بالاے آسمان بسیلہ بے سیم خبر ایں اکتشاف عجیب را بجیکہ از مرکز اطلاعات ببلغ زیادے فروخت۔

طیارہ کہ رسم و زنجیر از احاطہ قمتے از راہ را بیشتر طے نمودہ بود کہ در یک لحظہ ساکنین کرہ زمین از خبرے کہ بنیالیتی باں

۱۔ سر و صدا و شور و غش ۲۔ اعزاز و قصد سفر ۳۔ مچار اشتباہ ۴۔ غلطی بہتر کتب ۵۔ جہاں ۶۔ توفیق ۷۔ جنب و جوش ۸۔ جوش و خروش ۹۔ بے سیم ۱۰۔ بے تاری خبر رسانی ۱۱۔ فوری ۱۲۔ کشفیات ۱۳۔ بیداری ۱۴۔ قضایا ۱۵۔ حالات و معاملات ۱۶۔ کشفیات ۱۷۔ غیب ۱۸۔ خبر ۱۹۔ بلغ زیادے ۲۰۔ بڑی ہماری قیمتیں۔

فوریٹ مطلع شوند مستحضر گردیدند۔

بدین است از انتشار این خبر یک دفعہ دنیا و ضعیف دیگرے بخود گرفت۔ تمام امور مردم دیگر گوں شد۔ طرز معاملات تغییر یافت۔ کلیہ اشیاء و اموال منقول و غیرہ ترقی فاحش نمود۔ عموم از پیر و بزرگان کوچک بزرگ از خوش حالی و سرور دست یاب دیگر را گرفته در معاشرت می رقصدند۔ سال خوردگانے کہ ہر لحظہ انتظار مرگ را داشتند ذوق زماناں جشن گرفتہ ہم دیگر را می بوسیدند۔

ہمہ جا صحبت جائکاس و اختراعی عجیبش بود ماشین اختراعی او را بزرگ ترین کامیابی ہائے بشر در زندگانی می دانستند۔ ساعت آباحت ابنوہ و جمیعت ہائے مردم رو باز دیاد می گذارد و تمام صنوف و اعضا و ارادہ عمومی دست از شغل و کسب خود کشیدہ بلکہ ارادہ براد افتادہ از یک دیگر می پرسیدند۔ و بعد از این وضعیست زندگانی بہ صورتی کہ خود می گیردیم

۱۴ فوریت، سرعت، جبلت ۱۵ مستحضر، واقف و آگاہ۔

۱۶ ترقی فاحش، نمایاں اور بڑی ترقی ۱۷ معاہدہ راستہ، مہر کی جمع ۱۸ ذوق زماناں، جوش شادمانی سے متحرک ۱۹ جشن گرفتہ، باہم مل کر خوشیاں مناکر ۲۰ صحبت، گفتگو، چرچا ۲۱ اعضا، ارکان، ممبر۔

علم و دانشمندان درجہ اول باہمت و حیرت زاید الوصف بفرماید
آیتہ زندگانی افتادہ بعضے بایں اختراع خوش ہیں و بعضے اپنی اختراع
را خیانت بعالم بشریت دانستہ و سرکامی گفتند کہ صاحب این اختراع
بزندگانی مردمانے کہ در تید حیات می باشند بطور عظیمہ و در ساختہ است
چہ اگر بنا شود مردگان زندہ شوند یک نفر ہوس رامی تواند بایک نشینے
صد ہا میل را در آمواتے را کہ از ہزاراں قرن بایں طرف در عالم زندگانی
داشته اند بقید حیات و رآوردہ و در صحنہ عالم سر ہد و ایں عمل از
عموم خلق سلب آسایش و راحت می نماید۔

بعلاوہ ہمیں کہ مردم دانستند کہ دیگر مرد نے در کار نیست طبع و
آزشاں صد مقابل شدہ و قسمے بزندگانی علاقمندی شوند کہ از بیخ جانی
بہر گرداں نخواہند بود۔ و عاقبت امور دنیا مانند دریائے کہ منجمد نشود
را کہ ماندہ و زندگانی بشر بخاطرہ عظیمہ و چار خواہند شد۔

۱۔ بہت حیرت ۲۔ آیتہ مستقبل ۳۔ آنے والی چیز
۴۔ خوش ہیں، اچھا سمجھنے والے طرفدار ۵۔ بطور عظیمہ ۶۔ بڑا صدمہ ۷۔ نقصان
۸۔ بیباک ۹۔ ملین ۱۰۔ لاکھوں ۱۱۔ صد مقابل ۱۲۔ ٹٹو گنا ۱۳۔ خیانت ۱۴۔ گناہ
۱۵۔ را کہ ۱۶۔ ہر اموا ۱۷۔ گندہ ۱۸۔ کثیف

دورانِ ک وقتے صد ہا ہزار تلویزیون بکرا افتادہ اندازِ افراط
 دنیا اشعہ ہائے غیر مرئی باطرافِ طیارہ کہ رستم وزن کیا نورادیں
 گذارہ بودند پراگندہ می شد و قبل از آن کہ طیارہ بمقصد برسد چراغ
 تمام نقاط دنیا عکس رستم وزن کیا نوراکہ در طیارہ بوسیله رادیو گزشتہ شدہ بود
 در صفحاتِ خود گزشتہ کردہ نشر دادہ بودند۔

آسمان و صنعتِ غریبہ بخود گزشتہ شاید تا آن دقیقہ جمیع نگاہ آبِ طور
 آسمان موردِ توجہ بشر واقع نشدہ بود۔ خلافتِ از روئے دریایا جزائر و خشکی
 کوچک ترین حرکاتِ همانان جدید الورد و را با تلویزیون ہائے شخصی دیدند
 در ہمیں موقعِ طیارہ کہ حاملِ رستم وزن کیا نور بود ببالائے شہر نکلیا
 رسیدنی الواقع آسجا شہر بود بلکہ نمونہ از بہشت برین بود۔

شمارِ آفتابِ نہایت و منارہ ہائے بلورینے کہ مانند آفتابِ دنیا
 تابیدہ و تلاکو شگفت انگیزی داشت۔

فوارہ ہائے کہ با تمام مختلف ترشحاتِ آب را در فضاے شہر

لہ تلویزیون۔ ٹیلی ویژن۔ ایک آدھ سکہ ذریعہ سے ہزاروں میل دور کی چیزوں
 کو آنکھوں سے دیکھ سکیں گے جیسے اب ریڈیو سے آوازیں سن پڑتے ہیں۔

لہ اشعہ ہائے غیر مرئی۔ نظرنہ آنے والی شاعیں لہ جہاندار اخبارات
 لہ رادیو۔ ریڈیو لہ گزشتہ کردہ۔ درج کر کے لہ تلاو۔ چک۔ درختانی

پراگندہ می نمودند بر شکوہ و عظمت آں شہری افزود۔
 در بالائے ہر فوآرہ بواسطہ تابش شعاع آفتاب دایرہ قوس قزح
 تشکیل یافتہ دگوئے آسمان را با لوان مختلفہ رنگ آمیزی نموده اند۔
 راستی این شہر کہ اکنون دو نفر همان تازہ دارد از آں عالم بد اں جا
 ورود می نمایند نمونہ از قدرت غائی ہائے فکر و عمل انسان می باشد
 ہمہ چیزش از دور و دیوار گرفتہ تا زیر زمین و آسمان پر از عجائب
 غرائب است۔

در ہر چندے از یک قسمت شہر شیعہ و زیدہ و عطر لایکے در خیابا ہنہ
 دگو چہا پراگندہ می شود لخطہ بہ لخطہ این بوسے ہائے خوش معطر تغیر یافتہ و
 شامہ ساکنین این شہر را نوازش می دہد۔

بیچ صدائے کہ موجب اختلال حواس واقع گردد و استماع نمی شود چہ
 بوسیله ماشین ہائے قطع جریان ہوا از ہر صدائے جلو گیری شدہ دگوئے
 سکوت محض ہمہ جا را فرا گرفتہ است۔

ساکنین شہر با تغیر امواج تلفون ہائے بے سیم و بوسیله تلویزیون ہا از
 فرسنا سافت در محالے کہ یک دیگر را مشاہدہ می نمایند با ہم صحبت میدارند
 : را این شہر یک نفر با بیسیمے گرفتہ و عبوسٹ دیدہ نمی شود و ہمہ

سے سیماے گرفتہ زمین صوت سے عبوس۔ بد مزاج

خوش ہیں، خوش حالت، و خون گرم، ہنر خوش گل و وجہ و خوش اندام اند
 ہر کسے وظیفہ دار و کہ اعمال یومیہ خود را یادداشت نماید آید آں ہنر بہت
 ہر چیز سے را بحد کمال برساند در روز شب ساعی اند کہ مستعد رفتار نمایند
 کہ نہ کسے را محضوں کنند و نہ خود محضوں شوند۔ روے ہم رفتہ آں شمار
 خوشی و مسرت از در و دیوار این شہر می بارد

لیارہ حامل ہماناں جائگاس در بائے این شہر با عظمت و شکاہ کہ
 نمونہ کاملے از قدرت خدائی ہائے بشر بود چرخ زندہ و چوں بقابل العلم
 رسید باہستگی مانند پروانہ کہ بروے گلہائے باغستان بنشیند در محوطہ
 چمن زارے کہ بمنزلہ جلوخاں و ارالعلم بود نزول کرد۔

سالوئی کہ برائے پذیرائی رستم تعیین شدہ بود از آفرین شاہکار
 ہنر خدائی ہائے معماران قرن بیت و دویم بود۔ در تفریف و توصیف
 این بنا ہمیں بس کہ با حرکت چرخ کوچکے کہ خیل شبیہ بر عقل التوہیل ہائے
 قرن بیت بود آں بنا بچندین طرح و طرز تفسیر شکل می یافت۔
 در جبہ حرارت ہوایش ہمیشہ بیک حد معنی متوقف بود و گرما و سردی بآں

۱۵ خون گرم۔ تند رست۔ چت و چالاک ۱۶ وظیفہ۔ خدمت۔ دیواری

۱۷ ابدال۔ تبدل۔ مطلق نظر۔ منقذ حیات (انگریزی لفظ ہے)

۱۸ رول التوہیل۔ موٹر کار چلاسنے کا ہینڈل، پھیر۔

ہم نمی توانست درہو اسے مقدر آں و خاصیت نماید و همچنین اختیار بند
 بند نش از سطح زمین در دست انسان بود و باندک فراسے متجاوز از بند
 ذرع از زمین بلند می شد در میان ستونہائے حیرت انگیزش از عقب
 تیشہ ہائے قطور بلوریں جریان آہائے زلالی نیامد بود و مشاہدہ جست و
 خیز و شکست دلچسپ صد ہا قسم ماہی ہائے الوان موجب شگفتی پیریندہ می شد
 ربع اتاسف و روضی آنکہ رستم از این عجائب و غرایب کہ بدست
 ہم نوعان خودش صورت واقعی یافتہ بود لذت بردہ و بعلم و معرفت
 سر تعظیم فرو د آورد مانند آنکہ لانہ زبور را می بیند تمام فکر و خیالش را باین
 مخلوق کردہ بود کہ از چہ راہ می تواند پے با سر آں طلسم برد
 سپس روئے را بجانکاس نمودہ گفت اے دلاور فرمان دہ تا بر

بیاد اشب بیار ایند۔

جانکاس زنگ ظریف را کہ چون حلقہ نقرہ بدیوار آویختہ بود کشید
 فورس یک حرف دیوار سالون بکرت درآمدہ و مانند دولا سچہ کہ از ہم باز
 شود در ب آں بازگشتہ و میز ہائے کوچک کہ روئے شاں از الوار
 مشربات خنک و گوارا و خوردنیہائے لذیذ چیدہ شدہ بود مانند آنکہ

۵۳ ذراعہ گز۔ ۵۴ مع اتاسف۔ انوس ہک
 ۵۵ سالون۔ سیلون کمرہ۔

پاداشتم باشند بہاہ افتادہ و ہر میزے در جلو یک نفر از همانان توفیق
نمود۔

باز رستم نظرے بزمیں و سقف سالون نمودہ باخودش گفت فی الواقع
ابن شخص عجب قدرت مالا نہایہ دارد۔ پس دست فراپردہ گیل مسش
شرابے را کہ رنگش بچول لعل یمانی و طعمش سبقت از شراب طہوری بود
باقطعہ کبابے از روی آں میز برداشتہ گفت این گیل اس شراب
را بیاد دوستی و وفاداری تو اے جانکاس دلا در سر میلتم جانکاس و
سایرین نیز گلاس ہا سے خود شاں را پردہ از شراب نمودہ و بسلاستی رستم
سر کشیدند۔

چوں رستم آں گیل اس را سر کشید بقدرے آں را گوارا یافت
کہ بیچ وقت چناں شرابے خوش گوار و خوش طعم نیا شامیدہ بود و
خواست ہر اے دفعہ دویم گلاس خود را پردہ نماید اما میزبان از جلوس
رود شدہ بود

از این بہت جانکاس دو مرتبہ حلقہ محمود اکشید و دیوار سالون

بحرکت آمد و میزبانانند دفعہ اول بہاہ افتادہ و ہر میزے در جلو
یک نفر از حاضران بایستاد و ہر کسے گلاس خودش را پردہ از شراب نمود۔

لے دو مرتبہ۔ دوبارہ۔ دوسری مرتبہ (فارسی جدید میں یہی معنی مراد ہوتا ہے۔)

جائکاس گیلان خود را بلند نمود و گفت ایں گیلان را ہم
بنام دوستی و یگانگی بیاستامیم رستم ہم گیلان خود را تا آخر سر کشده
گفت من بعبادستان شما دوست و بادشمنان شما دشمنم لکن باطنی
با خود می گفت اے پیتاره جادوگر! اگر روزے بجنگم بیانی تو را خدا
مرغان بیابان یا ماهیان دریا خواهند نمود۔

غفلت چرخ های الکتریک سالون را روشن نموده و هیچ
معلوم نگشت این روشنی زیاد از کجا بآں سالون می تابد چه ذرات
نورے که از سطح زمین و سقف سالون و دیوارها عبور می نمود بنوعی
بود که بچشم انسان نمی آمد و ہمیں آسانی تاریکی شب نمی توانست بر محل
سکونت مردمان آن روزه سایه افکنده عیش آنها را تیره کند و رفت
بین روز شب بگذارد۔

تبدیل مشروب های جائکاس اثر خود را بخشیده و سیاه
نخستناک رستم که تا آن لمحہ ہر چیزے بنظر بعض و عداوت می نگریست
از ہم باز شد و بعد ہی نکاس گفت آیا امشب دریں جا خواهیم ماند؟
جائکاس گفت بے حالا امشب است و ہمیں جا همان من خواهد بود۔

۵ غفلت - یکایک

۶ الکتریک - بیکٹرک - برقی۔

رستم۔ تعجب نمودہ نظرے بہ فضاے روشن سالون کردہ گفت چہ طور
شب است؟

جانکاس۔ اکنون بشان شان می دهم و آراے انگشت بروی
دکلمہ کہ در کنارش بود بگذار دو جریان الکترک را قطع نمود
تا ریکی و ظلمت شب با آنجا تسلط شد در این موقع بہ سرعت غریبہ
پردہ سینماے اٹوماتیک در وسط آں سالون کشیدہ شد و فیلمی
را کہ تا آں ساعت از رستم برداشته شدہ بود نمایاں گردید۔

در این قرن صنعت سینما بحد کمال رسیدہ بر خلاف سینمایای
قرن بیستم کہ ہر چیزے را یک طرفہ مانند عکس نشان می دہد این سینما
ہر چیزے را یکجنا از ہمہ طرف نشان می دہد۔ حتی علاوہ بر انعکاس صدا
بوسے گھما و ریاحین و ہر راہیہ خوشی و ناخوشی را تا شاہچیاں است تمام
می کردند۔

رستم در تعامل خود منظرہ کوہ پلنگان بہتان را کہ ہزاراں دفعہ
برایے تکرار پنجر و پلنگ و رد ہا و قلعہ ہایش گزر نمودہ و شب ہا در

۱۴ کہ بہ حق روشنی کا سوئیچ یا گھنڈی ۵۲ سینماے اٹوماتیک۔ اٹوماتیک سینما

خود بخود حرکت کرنے والی تصاویر ۵۳ فیلم۔ فلم۔ پردہ تصاویر

۵۴ عینا۔ بعینہ۔ صلی صورتیں ۵۵ است تمام۔ سونگھنا۔

مخار ہائیش بسر بردہ بود در مقابل خود یافت با خود گفت: العجب ای
 طاق در زیر این سقف سحر انگیز کوہ پلنگان چہ می کند؟ اینجا کجا
 کوہ پلنگان کجا؟ چشمہ را کمر با انگشتانش مالید۔

رستم غفلتہ در فضائے آں سالون شبیہ خودش را شاہدہ نمود
 کہ تکیہ بد رختہ دادہ و از جامے نمی جنبید بعد خود را دید کہ از زمین
 بلند شدہ چند قدم راہ رفت و فریاد زد زنگیا لا زنگیا لا زنگیا لا صدایش
 در کوہ ہا انعکس گشتہ و کلمہ زنگیا نوشیدہ می شد۔ از ایں
 شہادت بہت وحیرتش بیشتر شدہ سخت تر و زیادہ تر در یک
 عالم وہم و تردیدی فرو رفت کہ تا آں ساعت چنان مہوت نشدہ بود
 مانند غریقی کہ در دریای بیکرانی دست و پائی زند بے اختیار یا خود
 گفت و شنید داشت اما برائے حل ایں معما عقلتش بجائے نمی رسید
 عاقبت برائے رفع تردید خجرتش را در آورده و لوکش را بہ پہلوئے خود
 نزد ہر تابداند آیینی الواقع او خودش رستم است یا صورتی کہ در تالش

لے تکیہ بد رختہ یہ وہ نظر ہے جب پروفیسر جانکاس نے رستم کو اپنی مشین سے
 تہہ کیا ہے۔ رستم اس حالت میں زندہ ہوا تھا کہ درخت سے تکیہ لگائے ہوئے تھا۔ پھر
 نہ کہ چون اور اپنے ملازم کو آواز دی۔ اس وقت کی تصویر لیکر فوراً قلم تیار کر کے اسی منٹ
 شب میں رستم کے سامنے پیش کر دی۔ یہ ایک سو بیس صدی کے عجائبات ہیں۔

زکیب کو راضی نہ تھی کہ احساس درد بخود کمی آرام شد اما باز خودش
 راضی دید کہ باشا گرد جائی کہ حرف می زند صد اصد اے خودش طرز
 رفتار ہاں طرز و رفتار خودش ہرچہ بیشتر برائے حل این مشکل فکر
 می کرد سرگرداں ترمی شد تا عاقبت حوصلہ اش تنگ شدہ غرض
 نمودہ گفت :-

راے جادوگران زبردست آیا رسم را مسخرہ کردہ آید ؟ این مرد کہ
 خود را شبیہ من ساختہ از کجا آردہ آید ؟
 این بیان رسم بنوعی خندہ آورہ کہ تنہا را کہین آں اطلاق
 را از خندہ رودہ برد کرد بلکہ تمام اشخاص را کہ بوسیلہ تلویزیون با در
 نقاط مختلفہ دنیا آں ہنگامہ را مشاہدہ می نمودند خندیدہ
 جائی کہ دو مرتبہ کلید الکترک را پیچا میدہ پردہ سینما بجائے
 اولیہ خودش رفتہ و سالون روشن گردید ۔

پروفیسر جانکاس ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتا ہے اور مشین سے مردوں
 کے زندہ کرنے کی تدبیر و عمل کو بیان کرتا ہے اور پھر تصدیق کے لئے لازم رسم
 کو دوبارہ مشین کے ذریعہ سے فائدہ کرتا ہے ۔

۱۵ غرضتہ نمودہ ۔ چیخ کر ۔ چلا کر ۔

اختراعے را کہ ہزار سال دیگر ہم نہایتی صورت واقعی پیدا نہائید
 امروز بمعرض عمل در آورده ام۔ بنا بر این یقین دارم مخالفینم خصوصاً
 کسانی کہ بایستی عادلانہ قضائت نمایند خیالات خوبی در خصوص
 اختراع من ننمودہ و مرا محکوم خواهند کرد اما من ہم از شرانت خود
 مقام ارجند اختراعم کا ملا دفاع می کنم۔

آنچہ تا بحال بمن کشف شدہ تمام حیوانات بطوریکہ خلقت
 می یابند تولید نمی شود و چون بدقت تمام اشیا و مخلوقات و حیوانات
 عالم نظر کنیم مشاہدہ می شود کہ کلیہ آنها از چندین مواد بایک نسبت
 مخصوصی ترکیب یافته و بتدریج نشو و نما نمودہ تا باین صورت در آمدہ
 است۔

انسان ہم این طور از مواد شیمیائی کہ بایک نسبت مخصوصی
 ترکیب شدہ بتدریج نشو و نما یافتہ۔

مخالفین من خواهند گفت کہ مردگانے کہ از بدو خلقت تا این
 زماں در این عالم بودہ و مردہ اند چگونہ ممکن است ہر کارام از موت

۱۔ قند و شکر۔ فیصلہ ۲۔ محکوم۔ مجرم۔ ۳۔ بانی سزا ۴۔ دفاع۔ ۵۔ مافعت۔ جوادہی
 ۶۔ بطوریکہ نمک۔ مقررۃ عدے کے مطابق۔ جیسے ایک مشین عمل کرتی ہے۔
 ۷۔ شیمیائی۔ کیمیائی۔ ۸۔ میکس۔ بدو خلقت۔ آغاز آفرینش۔

را بخوابیم پیدا بخود ذرات جسم و روح شان را دوبارہ ترکیب دہ
زندہ کنیم۔

ایں موضوع بحثہ دلکش و طولانی دارد اما برائے آنکہ بدعیان
نگویند خودش نمی دانت چه می گفت مختصرے از ہزار یک آنچه باستی
گفتہ شود می گویم۔

البتہ می دانید فضاے بے تھا سہ آسماں جایگاہ اصوات
است و ہر صدائے را مانند اوراق کتابے در خود تا ابد ضبط می نمایند
و امروز ما می دانیم صدائے تمام مردمانے کہ در عالم می زیستہ اند
با صدایائے کہ بعد از آن در فضا منتشر می شود بے آنکہ کوچک ترین
بانہا دارو آید باقی می ماند۔

بنا بر این وقتے کہ من می خواهم مردہ را زندہ نمایم شرایط ذیل
را مراعات می کنم۔

(اول) بایستی بدانم آن مردہ در چه قرن و چه سالے می زیستہ
دوم) با چه زبانی سخن می گفتہ۔

۱۰ می زیستہ اند۔ زندہ رہ چکے ہیں۔ یہ صیغہ ایران کی ایجاد ہے۔

۱۱ غدشہ۔ نقصان

۱۲ می زیستہ اور می گفتہ۔ اوپر کے صیغہ جمع کے صیغہ واحد ہیں۔

دسوم، در کدام ایک از قطعات عالم می ایستد۔
 دقتی کہ این نکات را در نظر گرفتیم پیدا نمودن آن طبقہ کہ مطلوب
 ما ہم در آن طبقہ است آسان می گردد۔

سعی می کنیم طبقہ از صدا یا را کہ در آن سوانح در آسان ضبط شدہ
 بشنوم آن وقت انواع ماشین اختراعی سن پر صدائے را کہ نمہ در ہر
 گوشہ ہائے کہ من گوشہایم وصل نمودہ ام۔ انتقال می دہد تا آنکہ ہر کجی
 اسم مطلوب خود ماں را بیشتر بشنویم در ہماں نقطہ توقف می کنیم و مشغول
 تجسس ہائے در اطراف آن صدا ہا می شویم تا آن جا کہ صدائے
 دیگر شخصی را کہ مقصود ما است صدا می زند او جواب می دہد۔

دقتی کہ جواب دہندہ را پیدا نمودیم کار ہا آن می شود چسبہ
 می داند صدا ہا ہم مرکب از ذراتی است کہ ہماں ذرات صدا ہا
 را بمقصود می رساند و ہماں صدائے مطلوب ما در ماشین من اشتغال
 می یابد و بعد ہم ذرات دیگرے کہ مربوط بتن و جسم مردہ باشند کہ
 بی خواہر زندہ نہائیم بوسیله ہماں ذرات صدا جذب می شوند تا
 جانے کہ آن مردہ زندہ شدہ حیات میابد۔ و ہر اسے این
 ماشین اپنا فرستہ ندارد ہماں قسمی کہ مردگان را با این ترتیب
 سن سنوت سنہ کی جمع سال۔

زندہ می نمایند تو اندو مرتبہ بعالم ابدی خودت لے دہ۔ اکنوں امری دہم
 باشین مزبور را در این جاسو آرنمودہ علمکارش را ملاحظہ خواہید
 نمود و ہماں لحظہ بدرا اعلم دستور داد کہ عذہ از شاگردانش آن باشین
 را با آن جا انتقال دہن منتہا چوں بر اسے زندہ نمودن ہر مردہ
 دائرہ تنظیمات از من ورتہ ہوت می خواہد و علمائے اجتماع زندہ
 نمودن اموات را مخالف آسائیش مردم می دانند در عوض آنکہ
 در این جایک نفر از اموات را زندہ نمایم عمل را بر عکس می کنیم و
 یک نفر از زندہ شدگان را بجائے کہ آندہ رجعت می دہم۔

در این موقع نظر بانکاس بزنگیا نوافتا۔ او ہم از استماع
 این سخنان رنگ و روے خود را باختہ و متحیر بود کہ مقصود این مرد
 از بیان آن سخنان چیست رستم نیز مانند آنکہ غنظر ساختہ و پیش آمد
 عجیب و غریب دیگرے بود یا پائیش را روے ہم انداختہ و سخنان

۱۵ خودت دہد۔ رجعت دے۔ واپس کر دے۔ ۷۲۸

۱۶ مزبور۔ مذکور

۱۷ سوار نمودہ (مشین کو) قائم کر کے، لگا کر جا کر یہ فارسی جدید کا محاورہ ہے لگو ہتھی
 میں نیکہ جڑنے کو بھی "سوار کردن" کہتے ہیں۔ ۱۸ عذہ۔ جماعت۔ چند آدمی۔
 ۱۹۔ ورتہ ہوت کسی شخص کی شناخت نہ ہونے کی حالت و تقدیر۔

جانکاس را بدقت گوش می داد۔

در این وقت مثل آنکه جانکاس قبلاً دستور داده باشد که ماشین مرده زنده نمودن را در جلو بنائے آن محکمہ نگاہ داشته باشد ماشین را وارد محکمہ نموده و در جلو صندلی که او رویش قرار گرفته بود گذاردند۔

تماشاچیان با نظر پر تعجبے آں ماشین نگریسته و حیرت ایشاں بیشتر از این بود کہ چگونه ممکن است چناں ماشین کو چکے بزرگ ترین اعمالے را کہ بعقل بشر امکانش تصور نمی شود انجام دهد۔

جانکاس عقب ماشین مزبور رفته و چنانچه معمول او بود ورقہ سفیدی را بدیوار آویخته و یکی از رشته های الایستکی را بزمین فرو برده و آن رشته دیگر ابدست یک از شاگردانش داد کہ در ہوا سے آزاد نگاہ دارد و رشته را ہم بدست زنگیا لونا دادہ گفت این را محکمہ بکبیر۔

۱۵ بہت۔ غور کے ساتھ۔

۱۶ رسیں۔ رسیں۔ چک دور

زکیا نو جانکاس را مخاطب ساختہ با عجز و التماسے گفت آقا
 میں سنخانے را کہ گفتند را جمع بمن بود؟

جانکاس - بے -

زکیا نو - میں رشتہ را برائے چه بگیرم؟

جانکاس - برائے آنکہ بمافرتے خواہی رفت کہ آزاں
 راضی خواہی بود -

زکیا نو - تا اندازہ پہ بمقصود جانکاس بردہ باتشویش
 خاطرے گفت من جاں نثار شما ہستم - با مرگان چشم کت اطفال
 را جا رب می کنم مادام العمر مثل زرخیدی در تحت ادا مر شما
 خواہم بود مرا معاف کنید بگذارید را ہم را گرفتہ بشتر خود ماں مرآت
 کنم اگر در اینجا پا گذاروم قلمہایم را خورد کنید -
 جانکاس سے نمودہ دے آنکہ دیگر سخنے گوید نزدیک زکیا نو

۱۵ با عجز و التماسے عاجزی اور خوشاد کے ساتھ

۱۶ تا اندازہ = ایک حد تک - حقوڑا بہت

۱۷ اوامر = جمع امرا احکام

۱۸ قلمہایم را خورد کنید میری ٹانگیں توڑ ڈالنا - قلم پیڈ لی کا ہڈی کو کٹتے ہیں -

شدہ بچیمان پلٹ کر دہ و چنناں نظر تند و تیزی نمود کہ در یک لمحہ
آں بیچارہ مانند طفلے کہ در آغوش مادرش بخواب رود بجاں
اعمال فرد رفتہ و دیگر صدایش بلند نشد۔

پس جانکاس یکسر رشتہ ماشین را بدست زنجیاریان محکم
بستہ و خودش در عقب ماشین آمد و ماشین را بکار انداخت
نالہ سوزناک ماشین بلند گردید۔ بدرتج رنگ دروے زنجیاریان
مانند رنگ مہتاب می شد و بنفس حرکات منظمے را کہ داشت از
دست می داد و پوست بدنش چروک می شد و موہائے صورتش
سفید شدہ و آہستہ از ہم جدا می شدہ مانند خاکستر روے
زمین ریختہ و بعد مانند گردے کہ بچشم ہم نمی آمد جزو ہوا می گشت۔

۱۰ پلٹ کر دہ۔ پیونک ماری

۱۱ اغما۔ بیہوشی۔ غش۔

۱۲ چروک می شدہ۔ بدن کی کھال میں بھریاں پڑتی جاتی تھیں۔ سکراتی
جاتی تھیں۔

فلورنس نیت اینگل

(انتخاب از دوستداران بشر جلد دوم)

اگر بنا باشد اعظم نوان دنیا را کہ خدماتے نسبت بنوع بشر نموده
و آنها را از زحمت و رنج نجات داده و با سایش بر خوردار ساخته اند
بشماریم باید فلورنس نیت اینگل را یکی از آنها شمرده و بگوئیم کہ آن جای
دہیم چہ کہ مشارالہا در قرن اخیر خدمات شایاں بعالم انسانیت نموده
و در حقیقت تفسیر عظیم بحال آن افراد بشر کہ بزحمت مرض و چار
می شوند داده۔ پیش از آنکہ مشارالہا بحلیات خود پرداختن می توان گفت

Florence Nightingale

بنا شد شروع کیا جائے ۱۵ بہ خوددار۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔

۱۶ جگہ۔ جگہ۔ گہرہ

۱۷ قرن آخر۔ آخری صدی یعنی انیسویں صدی۔

کہ حرفہ پرستاری مرضیہ در انگلستان یا سایر نقاط فرنگت وجود داشته
و مرضیہ بیچارہ در گوشہ و کنار مریض خانہ با افتادہ پیچ رعایت و
مراقبتہ در بارہ آئنان ملحوظ می نمی گشت و علاوہ بر آن ہر فردے از افراد
کمال خوف و وحشت را از دیگانی کہ بجز دوری گرفتہ می شدند داشتند
این دایہ ہا غالباً بیرحم و نادان و خمار و بد اخلاق بودند و اگر گاہی
از این صفات مذمومہ عاری بودند بد بختانہ بخرافات و مہومات گرفتار
و بہ علوم و خیالات جدیدہ مخالفت تامہ داشتند بدی این دایگان
باندازہ رسید کہ یکے از محررین معروف انگلستان در یکے از تالیفات
خود حالت یکے از آنہا را مجتمہ ساختہ و بکلمات فیصلہ دہے همچو مثل
کردہ کہ شیشہ ہائے شراب نزد خود نگاہ داشتہ و در حالتی کہ سرش
از نشہ شراب گرم می باشد چندان تو حہ بحال مریض نمی کند
ہے ہمیں کہ فلورنس نیت اینگل قدم بعرضہ فعالیت ہناد آن
ترتیب سابق کسرہ نحو و معدوم گردید و نفرت و وحشت مردم
از دایگان مرتفع گشت و واقعاً در تاریخ طب و مریض خانہ ہا دور
جدید سے آغاز گردید۔

۵۲ مراقبت و دیکھ بھال	۵۱ بہت سی بگمداشت خدمت
۵۳ عرصہ فعالیت و میدان عمل	۵۴ خمار و شراب خواہ

از زمان باستان در تمام نقاط جہاں معلوم بودہ کہ پرستاری
 مہیا، شغل و کار زنان می باشد و لے از عدم تربیت نسوان و از
 توہم اینکه کار ہائے مزدوری منافعی شان ایشاں می باشد این عمل را
 باہنائی محول میداشتند کہ از شدت فقر و فاقہ بدان اقدام می کردند
 و لہذا وقت و وسیلہ نداشتند کہ تحصیل تربیت پروانند و خودشان
 را با جہاں آں کار لایق و مستعد سازند و رے کہ حیات نیت اینگل
 بدیگراں میدہد این است کہ تحصیل و تدریس کامل بہاں اندازہ کہ
 برای کار مرداں لازم است از جہت اشغال نسوان نیز ضرور
 می باشد، در ممالک متحدہ ہیج جوانی بکار ہائے پرستوبیت مانند
 طبابت و وسالت دارالشرع و ہندسی و حتی باغبانی و چرخ سازی
 اقدام نمی کنند مگر سالہائے سال در تحصیل علوم لازمہ زحمت کشیدہ
 خود را جہت شغلے کہ منظور اوست مستعد ساختہ باشد و لے در
 از منہ قدیمہ زنہا را عقیدہ بر این بود کہ می توانند ہر کائے خواہ قلم
 و تدریس خواہ دایگی یا ہر چیزے دیگر را بدو تحصیل و تعلیم اجرا
 ر

- ۱۰ محول، راجع - مختصر
 ۱۱ اقدام - پیش قدمی کرنا - اختیار کرنا
 ۱۲ متحدہ - تمدن و تہذیب والے
 ۱۳ ہندو - انجینیئر -

دارند و تربیت و استعدادے جہت ایشان ضرور بخوابد بود.
 مس فلورنس نیت اینگل کہ در سنہ ۱۸۳۶ء مطابق ۱۲۳۶ھ در
 شہر تیسٹ فلورنس از مملکت ایتالیا متولد شدہ و با اسم ہاں شہر
 موسوم گردیدہ بود و ختریکے از متولین انگلستان بود و ہمیں کہ
 بغضوان شباب رسیدہ ہمہ نوع موجبات راحت و رفاہیت و
 لوازم عیش و عشرت جہت ادہیا بود و سے کلیہ آنہا را از
 نظر انداختہ وجود جو در ابدیں کار و وقف نمود کہ چگونہ در وطن خود
 شغل دایگی رایکے از فنون معینہ بسازد و بدیں مہر خدمات لایقہ نسبت
 با فرد و نوع نماید حتی از زمان صیانت نیز نسبت با بنا و جلس خود ہمدی
 کہ وہ مرصع را عیادت و بفقرا مساعدت نمودہ بدانہائے کہ در
 حال احتضار بودند تسلیت میداد، اگر کسی را صدمہ و آسیبے می رسید
 یا اگر در معاون زغال سنگ حادثہ رخ دادہ کسی در آنجا مجروح و
 معیوب می شد اول کسی کہ بمعادنت ایشان می پرداخت مشارالہا

لہ ایشک . خوب صورت

لہ ایشک . خوب صورت

لہ مساعدت . بد

لہ مساعدت . بد

لہ تسلیت . تسلی . تسکین

لہ تسلیت . تسلی . تسکین

لہ تسلیت . تسلی . تسکین

بود قبل از آنکہ بتواند ریاست مریض خانہ کو چکے را بجدہ خود گیرد
 دو سال تمام تحصیل علم دایگی پرداخت و تحصیلات خودش را نقطہ
 بوطن خویش منحصر نہ کردہ از یک محل محل دیگر میرفت تقریباً یک سال
 در ادراہ و ایکنان کہ در (کیسوروت) از بلاد المان تاسیس یافتہ بود
 گذاراند و فن دایگی را بطورے در المان تکمیل کردہ بودند کہ در
 سایر ممالک اروپا معلوم نبود، بعد از آن بہمین قبیل ادارتے وہ
 المان و فرانسه و ایطالیے ساختہ بودند رفتہ سعی بود تحصیلات
 خود را تکمیل نماید و معلوم است کہ اگر از خاوادہ ثروت و متول نبود
 ہر آئینہ بحصول این مائتول تایل شہ نگشتہ نمی توانست این ہمہ مسافرت
 نماید دے ہمیں مسئلہ بیشتر مایہ شرافت و افتخار او میگردد زیرا کہ فقرا
 دے لویان چنداں تو دے ندارند کہ آہنہ را از خدمت بشرمانہ گزدہ
 دے اگر آدم ممتولے از ثروت و راحت خود چشم پوشیدہ و جوہ
 خود را بخدمت نوع وقف نماید البتہ از دوجہت فداکاری کردہ یکے
 اینکہ رنج و زحمت را برکنج و ثروت ترجیح دادہ و دیگر اینکہ

لہ ریاست - اخیری - سرداری لہ المان جرمی

لہ ادارت جمع ادارہ - محکمہ لہ اصول - مقصد - امید

لہ تایل - کامیاب لہ فداکاری - قربانی

ضایع و ترتیبات صحیحہ و طبییہ ایشان یکسر مہمل می باشد ہرچ و مرجی
غریب رخ داد و اولیٰ را امور انگلیس در کمال حیرت و ماسف بودند
مثلاً گوشتہا سے در قوطی حلبی برائے عسا کر می فرستادند ہمہ بطور سے
فاسد شدہ بودند کہ فقط اندک تفاوتے از زہر داشتند ہمہ بطور سے
منہلو از کفش و پوتین دار و می باشد اما ہمہ کفشہا فقط برائے پا سے
چپ بود۔ سایر ترتیبات نیز ہمیں پنج بود می کے ازاد بار انگلستان
کتابے موسوم بہ (تاریخ زمان خودمان) نوشتہ و در آں می گوید۔
در بعضی موارد ذخایر طبیب کہ برائے مرضاے (اسکوتارمی) یا سقوطہ
لازم بود در دارنا، ضایع می شد یا در جہازاتے کہ در طبع (بارکالا) ^{۱۵}
بودند ماندہ فاسد میگردد۔ اگرچہ باورین صحیحہ اشخاص غیور و کاروان
بودند و دولت انگلیس و جہازات ذخائر و دار و آلات

۱۵ ہرچ و مرج۔ نقصان و تباہی

۱۶ ادیانے امور۔ ذمہ داران

۱۷ اسکوتارمی۔ سقوطہ۔ سلطنت ترکی کا ایک بندرگاہ

۱۸ دارنا (Varana) بلقاریہ کا ایک شہر ساحل بحر اسود پر

۱۹ بارکالا (Valaclava) کریمیا کے جنوب غربی سمت میں ایک

۲۰ چوٹا سا بندرگاہ
۲۱ جہازات۔ مہارت۔ اخراجات

راتماً آداده ہونے کے ذخایر مزبورہ را نزد اطباء نمی آورند و ایشان
 بیکار و معطل ماندہ کار سے نمی کہند و از دیدن رنج و الم بچارگانے
 کہ بہ مرض مبتلا و بدون مداوا ماندہ بودند متالم و متاثر گشتہ و سے
 از معادنت ایشان عاجز بودند نتیجہ ایں حالت ہمیں شد کہ چندین
 ہزار نفر از جیات عاری گردیدہ بہ سراسے دیگر رفتند و سبب فوت
 آنہا نہ ہمیں جنگ و مقاتلہ بلکہ عدم رعایت حفظ النعمہ و ہودن اکالات
 البسہ و سوختن درست و خرابی ترتیبات مریض خانہ بود۔ یکے از
 موزین آن زمان ایں حقایق و تعداد را اور باب تلفیات سے کہ در قلم
 رخ داوہ ایں طور بیان می کند۔ از تمام بیت ہزار و ششصد و
 پنجاہ و ہشت نفر سے کہ تلف شدند فقط دو ہزار و پانصد و نو و ہشت
 نفر در جنگ کشتہ شدند و ہجدہ ہزار و پنجاہ و ہشت نفر در مریض خانہ
 تلف گردیدند۔

چندین فوج بالمرہ معروم گشت یکے از ایں انواع فقط ہفت
 نفرش باقی ماندہ بود کہ بواسطہ غرض خود مشغول می شدند و از فوج دیگر
 فقط سی نفر باقی ماندہ بود۔ و سبب کہ مرصدا را در جهازات می گذاردند
 کہ بہ مریض خانہ ببرد ایں قدر از آنہا تلف می شدند کہ موجب ہشت
 ۱۵ مفیات۔ جان کے نقصانات ۱۵ وظائف۔ فرائض

بود۔ در بعضی جهازات از چهار نفر یک نفر می مرد و این هم مسافرتی بود که بیش از هفت روز طول نمی کشد و در بعضی مریض خانه اشفا و بهبودی بند است و دست میداد۔ در اولین چهار ماهی که محاصره در کجا بود با اندازه مردم تلف شد ندکه اگر بهمین میزان می ماند در مدت کمتر از یک سال و نیم کلیه آن لشکر را محو و نابود می نمود و قتی که این حقائق در انگلستان معلوم و مفهوم گردید تحسّر و ننگ و خشم ملت بے اندازه بود و وزیر جنگ آن وقت به (مس فلورنس نیت اینگل) مراجعه و خواهش نمود که دستّه از دایگان تربیت یافته با خود ببرد و برائے پرت ری مرضا به میدان جنگ ره سپار شود۔

مشاورانها فوراً خواهش او را اجابت نکرد و محض اینکه کسی نتواند در اقدامات او مداخله نماید و موجبات تفریق و تاخیر فراهم کند احکام موکده صریحه از وزیر جنگ گرفت و بتاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۸۵۴ء مطابق ۲۸ محرم ۱۲۷۱ هـ مس نیت اینگل با چهل و دو نفر زنان دیگر که همه دایگان تربیت یافته بودند به قرم ره سپار گردید و بتاریخ ۴ رلوا میر (۱۲ صفر ۱۲۷۱ هـ) وارد اسلامبول گردید

۵ تحسّر و خشم

۶ نیت - نهایت

۷ موجبات - اسباب

۸ اقدامات - کلام - پیش قدمی

چوں در ہمہ اوان میان تنخا صمین جنگے شدید ترخ دادہ بود۔
 اولین کارے کہ مشار ایلہا بالیت بکند این بود کہ علاوہ برد و ہزار
 دسی صد نفرے کہ در عریض خانہ بودند مجروحین آں حرب را نیز
 توجہ نماید مس نیت اینگل و دستہ دایکانش بخوبی از عمدہ ایں
 وظیفہ برآمدند و در حالیکہ ثبات قدم را با وقار و لطفت توأم ساختہ
 بود ہرگونہ اختلائے کہ در آں ارادہ بود رفع نمودہ بجایش نظم و
 ترتیب اجرا نمود۔ مشار ایلہا چنان رحمت فوق العادت را تحمل نمود
 کہ گاہے فراموش نمی شود، و مشہور بود کہ گاہے بیت و چار
 ساعت تمام بر رحمت گرفتار ماندہ مراقبت میکند کہ مجروحین را راحت
 سازد و ہرگونہ وسایلی را کہ بہت رفاہ آہنا ممکن بود فراہم نماید و بہ
 خود را نہ فقط بدین مظلوف میداشت کہ مرضا و مجروحین آسودہ شوند
 بلکہ موجب اتے کہ لشکر و مریض خانہ را تا آں درجہ مضطر ساختہ بود
 مرتفع سازد۔ اندازہ پرستاری او را ہمیں قدر میتوان تخمین کرد کہ چند
 ہا بعد از ورودش وہ ہزار نفر مریض تحت توجہ و مراقبت وے
 بودند و فقط در یک مریض خانہ صغوف بہتر اطولش دو میل و نیم بود۔

لے معسرہ شکر گاہ

تہ تخمین اندازہ

و فاصلہ میان ہر لترے دو فوٹ و شش اینچ بود۔
 نقود و اقتدار شخص وی بر سرازراں خیلے قوی بود، همگی اورا
 احاطت می کردند و ہمہ میدانستند کہ مشار الیہا از راحت و ثروت
 دست کشیدہ محض آسایش ایشان این متاعیکے و مشاق را بر خود
 پسندیدہ است۔ شکل ظریف و نحیف دے، حتی دجالاکی اعضایش
 اطوار دل پسند مرغوبش و محبت ذاتی اور اثراتے مستحسن بر قلوب
 آنہائی نمودہ بود کہ بہ پرستاری ایشان می پرداخت مثلاً بعضی اوقات
 سرازری اثناع می کرد کہ لعل پڑھی کہ موجب درد و الم و سے
 ضروری و لازم بود تن در دہد و آن وقت مشار الیہا بہ سہلی او
 پرداختہ چند جملہ تسلی آمیز بوبے میگفت، و مشار الیہ با کمال ضایت
 بدان ابتلا تن در میداد۔

یکے از سرازراں می گوید کہ قبل از اینکہ مس نیت اینگل
 ببايد سرازراں از فرط زحمت و درد ہمیشہ یکدیگر را فحش و دشنام
 دادہ الفاظ فحشہ استعمال می کردند، و لے بعد از ورود و احاطت ایشان

۱۵	فوت۔ فوٹ۔ پیمانہ	۱۵	اینچ۔ اینچ
۱۶	نقود۔ اثر	۱۶	متاعب۔ سختیاں۔ تکالیف
۱۷	مشاق۔ مشقتیں۔	۱۷	عمل یابی۔ آپریشن۔ جراحی۔

بطور تغیر پذیرفت کہ گویا مریض خانہ شل کیلوا بود و ابداً حریف
 بقیع در آنجا استعمال نمی شد۔ دیگر سے میگویا مشارالہا کا ہے بایک
 و پس با دیگر سے از ما صحبت میداشت و معلوم است کہ چون ہزاراں
 مرضا در آنجا بود یعنی توالت با ہر یک صحبت باز دہلے۔ فقط
 خود ما را ہدیہ خوشنود می ساختیم کہ سایہ اورا کہ بہ ابرامی افتاد
 ہوسیم دہیں کہ ایں کاری کردیم سر خود را بر بالشت نہادہ و سر برودیم
 در سنہ ۱۸۸۵ء مشارالہا بہ یک نوع تب کہ مشہور بہ
 تب مریض خانہ است مبتلا گردید و دہلے بھڑے کہ توالت باز بکار
 سخت خود محاذوت نمود و گاہے از اقدامات خود دست نکش تا اینکه
 جنگ با ختام رسید و آخرین دستہ سربازان انگلیس بہ وطن خود رہ
 سپار گردیدند۔ وقتے کہ با انگلستان مراجعت نمود چنان پذیرائی شایانی
 نہ او نمودند کہ شاید در حق بیع زنی و کلا از خالوادہ سلطنت باشد
 معمول نگشتہ و جمیع احزاب و فرق اختلافات خود را بیکو نہادہ در
 تعلیم و تکریم دہلے متفق گردیدند۔

علی حضرت و کیتوریا ملکہ انگلستان گردن بند ممتازی بہ یادگار

لہ دہ۔ اگرچہ لہ احزاب۔ جمع حزب کی گروہ

لہ فرق۔ جمع فرق لہ گردن بند۔ پارہ گلو بند۔

کار ہائے در جنگ قرم کردہ بود بہ مشار الیہا مرحمت فرمود و
 سلطان عثمانی ہم دستبند الماس قیمتی باد کمر مت فرمود و ملت انگلیس
 دفتر خیرہ با بقائے اسم او باز نمودہ معا دل سی ہزار تومان فراہم کردند
 و بر حسب خواہش او وجہ مزبور را را بہت تاسیس و استقرار مدارس
 دایگان مصروف داشتند۔

از زمان حرب قرم تا کنون ہیچ حربے در اروپا رخ ندادہ اگر
 اینکہ دایگان تربیت یافتہ را بہت پرستاری مرضار گماشتہ اند و
 وہ سال بعد ازاں زخائے کہ مشار الیہا متحمل گشت و دل اروپا
 در ژنو مجلس بین المللی تشکیل و برخی قواعد و قوانین را بہت ترفیہ
 مرضار و مجروحین جنگ تقمین نمودند و بر حسب این قواعد کلیہ
 دستبند کردہ۔ چوڑی۔ پونہی۔

۱۰ دفتر خیرہ۔ نیک کام کے لئے چندہ جمع کرنے کا رجسٹر۔

۱۱ با بقائے اسم۔ نام باقی رکھنا ۱۲ معا دل۔ برابر۔ مساوی

۱۳ تومان۔ ایران کا ایک سونے کا سکہ۔ تقریباً للچہ قیمت کا۔

۱۴ وجہ۔ آمدنی ۱۵ تاسیس۔ بنیاد رکھنا۔ قائم کرنا۔

۱۶ استقرار۔ مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

۱۷ ترفیہ۔ رفاہ و بہبود۔ بھلائی۔

آلات نقالہ مریض خانہ و بیمارستان نظامی راہبیطر محسوب دشتہ
 و ساکنین و اجرائے آہنارا از متحصینین مجزا ساختہ اند حالانکہ
 ہمہ عالم معلوم است کہ صلیب احمر ہے کہ تر بود مقرر کردہ فقط عشرتین
 است کہ لوحش و بربریت جنگ را تخفیف می دهد۔

در غالب چندین سالے کہ از آن جنگ تا فوت او گذشت
 مشار الیہا خیلے مزاجش منحل بود و لے کتر کسے می توانست نمود
 ادایں ہمہ کار ہائے ذمی قیمت بنماید مشار الیہا چندین فقرہ و خصوص
 حالت صحیحہ ہندوستان بہ حکومت آنجا تصویبات مفیدہ دادہ و
 تجارتش در قرم اورا معتقد ساختہ بود کہ اگر تربیتات حبیہ بطور حمت
 و درستی اجرا باید ممکن است تلفیات قشونی را نصف نمود۔ در این
 باب لو امین مفیدہ بہ حکومت انگلیس تقدیم نمود و نظریات دادہ
 تنہا بہ حالت صحیحہ قشون آشمار مفیدہ بلکہ در چندین نقطہ از بلاد ہندوستان
 نیز نتایج ثامہ دادہ علاوہ بر این چندین جلد کتب مفیدہ را در

۱۔ بیمارستان نظامی۔ شفا خانہ فوجی

۲۔ متحصینین۔ دشمن

۳۔ مجزا۔ الگ

۴۔ تصویبات۔ نیک مشورے

۵۔ لوح۔ جمع ناسخہ۔ اصول و قوانین۔

این امر که مختص بخود ساخته بود تالیف نمود و یکی از آنها در
عالم خود این قدر اهمیت دارد که یکی از نویسندگان انگلیس
میگوید هیچ خانواده نباید بدون آن باشد.

گذشته از اینها از همواره در هر جا که با صلاحات خانگی می
پرداخت مشار ایلیها مساعدت و معاونت بذول داشته حتی المقدور از
اعانت نوع فرد گذارنی کرده اولین و مهم ترین چیزے که مشار ایلیها
جست مرصرا لازم شمرده هواے صاف می باشند و بعد از آن
نظافت را مقتضی دانسته و سپس نصائح مفیده در باب خواب خوردن
داده است. یلیو هنامردم که اسم ویرا شنیده اند از نوع خوابی و منتفع گشته اند
در ضمن یکی از خطوط خود به کسی مخصوصاً نصائح او را خواستگار

شده بود چنین نوشته است: "اولین وصیت من به زنهای که
باید کار مخصوصی کنند این است که باید خودشان را مانند مردان تربیت
نمایند و گمان نکنند که میتوانند بطورے دیگر از عهده آن کار برآیند
مثلاً هیچ کس نباید بتدریس لغت یونانی پردازد مگر اینکه تسلط ثامته
در آن زبان داشته باشد و این هم از تحصیل و مطالعه حاصل نمی گردد
و ثانیاً اگر باید کار مردان را بنمایند گمان نکنند که چون زن هستند
له تسلط تامه. پوری همارت.

از این رو باید امتیازِ رے مخصوص در رعایتِ فوق العادۃ داشتہ باشند
 و لهذا امور خود را بے پروا و بدون وقت معمول بدانند، بایست
 قواعد کار را فراگیرند، چنان کہ مرداں می آموزند و آن وقت
 خداوند در تمام کار رکک می کند زیرا کہ گاہے کفیتِ مساعدت خود را
 بآہناے می بخشد کہ کار خود را بطور رے لاابالی و نامکمل انجام دہند۔
 بارے این زن مرد صفت ہموارہ اوقات خود را بے دنت نوع
 خویش مصرف می داشت و دقیقہ خاطر خود را از آن کار مینہ۔ و
 مشروع مقدس خالی و فارغ نگذاشت تا دو سال قبل این جہان فانی
 دداع نمود۔ تمام جراند انگلستان مقالات مفصلہ در تحجید و تسخیر
 او نوشتہ اعمال نافعہ ویرا شرح و بسط دادہ بودند۔
 ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
 ثبت است بر جیدہ عالم دوام ما

لہ فراگیرند۔ حاصل کریں۔ سکھیں

لہ لاابالی۔ بے پروائی۔

حاضر جوابی و بدیہ گوئی

انتخاب از بزم ایران مصنفہ آیت اللہ زادہ یزدی آقا سید حاجی محمد رضا طباطبائی
 (۱) مَلّا لَطَف ابتر نیشا پوری مرد سے فاضل و شاعر سے زبردست
 و در بندہ گوئی و اچھن آرائی ممتاز می زیت و معاصر با امیر تیمور
 گورکانی بودیم روزے بہر اہی میرزا شاہ پسر امیر تیمور بطولہ ایہا
 مرزا رفت در میان ایہا یکے از ہمہ ممتاز بود و در عنائی و رنگ و
 تناسب اعضا میرزا بہ مَلّا گفت در تعریف این اسب چیزے بگو چہ
 بہت بدیہ گفت میرزا بسیار خوش آمد و تعریف کرد جمعے از نہا کہ
 با مَلّا کہ ورت و حسد داشتند بہ میرزا گفتند کہ این اشعار بدیہ نیست
 بلکہ پیش اندیش فکر کردہ است اگر راست میگوید در ہمیں قافیہ
 الحال بگوید مَلّا بدیہ گفت -

فیروز زکان در ز صدف لعل رنگ
 تیزی زستان زہ زکان پر خندنگ

از عدل تو نیز دایم شہ با فرنگ
 در ہیبت تو بریند و اندر صف جہنگ

میرزا زیاد از حد تشگفته شد و او را بسیار تحقیر نمود و صلیه مقبولی باو نشد
 (۲) امیر نظام الدین استرآبادی از جانب سلطان تکش که
 از بادشاهان ترک است فیروزه کوه دیکو د جامسه که بامین استرآباد
 و خوارزم است داشت و فتوحات افرادان از دست و بازوی او
 بعرضه ظهور آمد حسادان و فرزندان شاه سمایت نمودند و کار را بجای رساندند که
 شاه بر تنگش محکم شد و جمعی را فرستاد که سر او را به پیدیه نزد او آورند
 امیر نصیر الدین مقتقت شد و مال زیاد بے صرف کرد تا آن جماعت
 را ریاضی نمود که او را زنده بحضور برد آف روز که بدار السلطنته دارد
 شد و شاه جشن بزرگے داشت چون چشم شاه بر او افتاد خواست که
 بگویند که این را بیاست کن که چرا در تنقید حکم تاخیر کردند امیر نصیر الدین
 فی الجمله این رباعی بفرض رسانید -

من خاک تو در چشم خردی آرام عذرت نه سیکه نه وه که صدی آرام
 سرخو اسنه بدست کس نتوان داد می آیم د برگردن خودی آرام
 (۳) مهدی بیگ قزوینی از شعرائے خوش طبع بذل و بطیفه
 گو می دوره فتح علی شاه قاجار بود و قتی فتح علی شاه خلعت و خیار داد
 و او آزاد در میخانه بهیامی باده فروخت شاه از استماع ایس معنی

آشفست و باد عتاب نمود وی فی البدیہہ در جواب گفت ہ
خلعت نوشہ در باد ہ دیرینہ گرد کہ بود باد ہ دیرینہ بہ از خلعت تو
شاہ خنایید و خلعت دیگر باد بخشید۔

(۴) بعد از آنکہ عبداللہ خاں اوزبک خراسان را تاخت واز
نمود و آن بلاد را در تحت حکومت خود آورد و در سیستان روزے
جہوریش بر غیر رسم اقامت بطور شہادت این شعر خواندے
سراز خاک بر دار و ایں بہیں بکام دیسہ این تواراں بہیں
و گفت ندانم کہ رسم اگر تا در بر گفتن بود چہ می گفت یکے از درازے
ادکہ ایرانی نزاد بود و گفت اگر ہر آئینہ ختم نگیری جواب او خواہم گفت
گفت بگو گفت اگر تا در بر گفتن بود می گفت ہ
چو بیشہ ہتی ماند از نرۂ شیر شغالان بہ بیشہ در آیند دایر

عبداللہ از شنیدن این شعر بسیار متعجب و شرمندہ گردید
(۵) روزے شخصے چند دستہ گل و زرگس بہجت شہاب الدین
غزنوی کہ از شعراے معروف است آورد و جمعے نزد او بود و ندخواست کہ
کہ در خصوص آں چیزے بگوید شہاب الدین بدیہہ ایں رباعی گفت۔
شاہکی چند زرگس رعنا گلکی چند تازہ و چید ہ
آں ہمہ دیدہ ہائے بے چہرہ دیں ہمہ چہرہ ہائے بے دیدہ ہ

(۶) سلا شرف الدین از اہل قصبہ بافق کہ از توابع کرمان
 است بود و از شرعے بیخے معروف و بہ صفت کمالات مشہور
 و شاہ طہاسپ صفوی باد خیلہ التفات می فرمود و روزے در مجلس
 شاہ باد گفتگو نمود بسبب گراں گوشی ملتفت نہ شد چوں او را
 ملتفت نمودند بدیہہ این قطعہ را در محذرت انشاء نمود۔
 از گرائی صدت نشد گوشتم قول شدہ را کہ بود از شمیم
 جامی آن بود کہ گرائی گوشت پائے تاسر نہ در دم بزمین
 (۷) روزے فیلسوف و دانشمند ابو علی سینا بہ محبس
 ابو سعید ابو الخیر کہ از بزرگان اہل سلوک است در آمد در بین صحبت
 بزرگان آن عارف کامل سخن از طاعت و معصیت گذشت و از نکال
 و حرمان اہل عصیان و عفو غفران خداوند حرفے بہ بیان آمد
 شیخ اربیس این رباعی را انشاء نمود۔

ما یحکم بعضو تو لا کردہ و زطاعت و معصیت ترا کردہ
 آنجا کہ عنایت تو باشد باشد نا کردہ چو کردہ کردہ چوں کردہ
 ابو سعید ابن رباعی را بدیہہ در جواب او گفت ۔
 ہی نیک نکردہ دیدہا کردہ و انگاہ بخلاص خود نمک کردہ
 بر عفو کن تکیہ کہ ہرگز بنو نا کردہ چو کردہ کردہ چو نا کردہ

(۸) روزے در عنمن مسافرہ و صحبت میں بیت از زبان
جہانگیر برآمد۔

بلبل نیم کہ نفرہ کنم در دسردہم پردانہ ام کہ سوزم و دم بر نیارم
نور جہاں فی ابد یہہہ در جواب گفت۔

پردانہ من نیم کہ بیک شعلہ جان ہم شمع تمام سوزم و دم بر نیارم
(۹) رشید الدین و طواطا اصلش از بلخ است از شعراے

زبردست و سخن آفرین بودہ است و چوں خیلے حقیرانچہ بود او را
”و طواطا“ می گفتند کہ نام مرغ کو پیلے است و در عهد التمش محمد خوارزم
شاہ شہرت نمود و عمر زیاد می کرد تا عہد سلطان تودہ التمش بودہ است
سلطان ہوس دیدار او نمود۔ رشید را در عہد گذاردہ بخدمت سلطان
آوردند چوں چشمش بر سلطان افتاد بدیہہ این رباعی بر خواند۔

جدت درق زمانہ از ظلم شبست عدل بدست شکستہا کرد درست
ای بر تو قبائے سلطنت آمدہ چست ہاں تا چہ کنی کہ نوبت دولت است

(۱۰) ہستی از شعراے خوش است شبے در ہرات برف باہید
شاہ قبل از اں خیال رفتن تکار داشت برف باری را مانع از مقصد
دانست و تخریب بود و رفتن ہستی بدیہہ این رباعی را لاشاد نمود و خواند

۱۱ مسافرہ = آپس میں کہانیاں کہنا۔ ۱۲ صحبت = باہم گفتگو کرنا۔

شاہ چو فلک اسب سعادتی کرد
 "نادر حرکت سمند زین نفلت
 از جملہ خسرواں ترا ستحسین کرد
 بر گل نہ ہند پامی زمین جبین کرد
 شاہ را بسیار خوش آمد و اورا العام زیادے ہداد و بشکارت رفت
 (۱۱) بین سلاطین ایران دین گفتگو ہائے ادبی و علمی و بدل
 می شد چنانچہ شاہ عباس صفوی ابن رباعی را بطو مخبرہ ہای اکبر
 یاد شاہ ہند فرستاد۔

زنگی بہ سپاہ و خیل و لشکر نازد
 رومی بہ سان و متبع و خنجر نازد
 اکبر بہ خزینہ پر از زر نازد
 عباس بذو الفقار حیدر نازد
 چون این شعر باکبر رسید از شعراے دربار خود جواب اورا خواست
 فیضی کہ از امرا و فضلا می شعرا بود بدیہہ ابن رباعی را گفتہ بفرض
 رسانید۔

فردوس بہ سلبیل و کوثر نازد
 دریا بہ گہر فلک بہ اختر نازد
 عباس بذو الفقار حیدر نازد
 کوئین ہدات پاک اکبر نازد
 اکبر بجد از این جواب خوش وقت شد و در ہماں مجلس منصب
 ہفت ہزار می کہ از مناصب بسیار بزرگ ہندوستان بود باضاعت
 زیاد بہ فیضی داد و جواب را بایران فرستاد۔

(۱۲) رکن صائن از شعراے فضل عمدا میر تقیور گورگانی بود

کارے خلاف طبیعت پادشاہ از د سرزد۔ شاہ امر کہد کہ ز بخیرش نمایند
در ہماں قلعہ کہ منزل امیر تیمور بود جس کند روزے نظر شاہ بہ صائن
اُفتاد او ہماں حالت جس وز بخیر بنای ہمزو زاری گذاشت شاہ
گفت چیزے بگو صائن بدیہہ خواند۔

در حضرت شاہ پچوں قوی شد ایم گفتم کہ رکاب را ز نذر فرما یم
آہن پو شنید این سخن از د ہنم در تاب افتاد و حلقہ زد ہر پامیم
امیر تیمور را خوش آمد و او را خلعت داد و ہر پاسا سخت۔

(۱۳) سلمان ساؤجی از شعراے مشہور زبردست و مداح و
از مقربین درگاہ امیر حسن اتابک آذر بایجان است و سبب تقرب
او این شد کہ روزے اتابک با جمعی از خواص لشکار رفت سلمان ہم
خود را بشکار گاہ رساند تا بخدمت اتابک رسد جمعے از خواص کہ اہ
را دیدند تفریغ زیادے از او نزد اتابک نمودند اورا طلبید چوں
حاضر شد اتابک مشغول تیر اندازی بود بایں کیفیت کہ موقعے را نشان
قرار داد و تیر بہ آں جانب می انداخت و جو انے "سعادت" نام کہ
خیلے تشکیل دہ رہا بود و دیدہ تیر ہا را می کند و می آورد اتابک چشمش
کہ بہ سلمان اُفتاد گفت چیزے مناسب این موقع بگو سلمان
بدیہہ گفت۔

چو رفتار چاچی کہاں رفت شاہ
تو گفستی کہ در برنج قوس است شاہ
دو ذراغ و کہاں با عقاب سپر
بدیدم بیک گوشہ آوردہ سر
نہا دند سر بر سر دوشن شاہ
ندانم چہ گفتند در گوش شاہ
چو از پشت بکشاہ حسرو گرہ
برآمد نہر گوشہ آوردہ زہ
شہا تیر در بند تدبیر تست
سعادۃ دواں از پے تیر تست
امیر را خوش آمد و را از مقرران خویش گردانید۔

(۱۴) روزے در مجلس جمعے از فضلا سلمان ساؤجی و سراج
قرزینی کہ ہر دو از شعرائے ممتاز بودند در آمدند حاضرین برائے
گذرانیدن وقت و طبع آزمائی این دو شاعر از آہنا خواہش کردند
کہ یک بیت را موصوع قرار دہند و ہر دو پیش او بدیہ گویند۔ این
مصرع را موصوع قرار دادند : اے باد صبا این جہا آوردہ تست
سلمان بدیہ گفت۔

اے آبِ ردائی سر و بر آوردہ تست
اے سر و چالِ تپن سر پر آوردہ تست
اے غنچہِ خوس باغ پر آوردہ تست
سراج بدیہ ابن رباعی را گفت
اے بہارِ خار پر آوردہ تست
اے خارِ درون غنچہِ خوں خوردہ تست
اے بادِ صبا این جہا آوردہ تست
گلِ سرخوش دلاہ مست و زکس محمور

۱۵۱) "امیر شاہی" سبزواری از فضائل شہر است و از معاصین
 وندمای خاص بای سفر کہ از پادشاہان ترک بود و شاہ
 از و بسیار احترام می نمود روزی بکھلس شاہ در آمد چون نشست
 یکے از امیر زادگان بے کمال آمد و بزور خود را مقدم و بالا دست
 امیر شاہی جائے نمود این حرکت بر شاہ ناگوار آمد بہ امیر شاہی توجہ
 نمود و گفت در این خصوص چیزی بگو۔ امیر شاہی بدبہتہ این قطعہ
 را انشاد نمود۔

شاہ مبارک چرخ فلک در ہزار سال چوں من یگانہ نہ نماید لہذا ہمز
 گر زید دست ہر کس و ناگشتنہ ایم اینجا لطیفہ است بد اینم این قدر
 بحر است مجلس تو در بحر بی خلاف گو ہر بزیر باشد و خاشاک بر نہ بر

حصہ نظم

الحمد لله الحمد لله

سے وہ کہ طلی شد	دورانِ جانکاہ	آسودہ شد ملک	الملک شد
شد شاء لوزا	اقبال ہوا	کوس شہی کوفت	بر غم بد خواہ
شد صبح طالع	طی شد بٹانگاہ	الحمد لله	الحمد لله
یک چند مارا	غم رہمنوں شد	جاں بار غم گشت	دل غرقِ خون شد
تارم وطن را	روح نیلگوں شد	دام روزہ دشمن	خوار و زبلاں شد
زمین جنبش سخت	زین فتح ناگاہ	الحمد لله	الحمد لله
چندے زبیداد	فرمودہ گشتیم	با خاک و باخون	آلودہ گشتیم
زیر پلے خصم و	ہمودہ گشتیم	وامروز دیگر	آسودہ گشتیم

سے شاہ نو یعنی احمد علی شاہ ہاشمین محمد علی شاہ

از ظلمِ ظالم	وز کیدِ بدخواہ	الحمد للہ	الحمد للہ
آنا نیکہ مارا	گشتند و بختند	قلبِ وطن را	از کینہِ خستند
از بد شادی	پچاں مکتند	از چنگِ ملت	آرزو بختند
از حضرت شیخ	تا حضرت شاہ	الحمد للہ	الحمد للہ
آنا نیکہ باجوہ	منصوب گشتند	در معدو ملک	کرد لب گشتند
آخر بخت	منصوب گشتند	از ساحت ملک	جار و ب گشتند
پیرانِ جاہل	شیخانِ گمراہ	الحمد للہ	الحمد للہ
چوں کدخداوید	بورشان را	از جا برانگیختند	تارخاں را
سد ستم ساخت	آن مرزبان را	تا کہ در نگین	تبع و سناں را
از خونِ دشمن	وز سفرِ بدخواہ	الحمد للہ	الحمد للہ
پس مستبدین	لختہ جہیدند	گفتند لختہ	لختہ شنیدند
تا کہ زہر سو	شیراں رسیدند	آن رو بہاں باز	دم در کشیدند
شد طعمہ شیر	مکار رو باہ	الحمد للہ	الحمد للہ

لے شیخ مراد ہے شیخ فضل اللہ نوری و شاہ سے معزوں محمد علی شاہ - یہ دونوں شخصی
سلطنت کے حامی: دو پارلیمنٹ کے مخالف تھے۔

لے تارخاں - تبریز کا بیرد

لے کروب یعنی باکروب (صراحۃ معنی) یعنی ریزہ ریزہ - پارہ پارہ۔
لے مستبدین یعنی شخصی سلطنت کے حامی
لے جہید - اچھلنا - کودنا۔

اقبال شد یار	باختیاری	گیلانیان را	حق گردیدی
جیش عدد شد	یکسر فراری	در گنج علم گشت	دشمن مصاری
شد کار ملت	بر طرز دلیخواه	الحمد لله	الحمد لله
یکسو سپه دار	شد فتنه راسد	یکسو پوش برد	سردار اسد
مضرغام پر دل	آمد ز یک حد	بر کف گرفتند	تبع صفت
بستند بر خصم	از هر طرف راه	الحمد لله	الحمد لله

عید نوروز

(۱)

عید نوروز است هر روزی به نوروز باد
 پنجین سال حیات ما به نوروز باد
 برقی تیغ ما جهان پر دوز و دشمن سوز باد
 سال استقلال ما را باد آغاز بهار
 شام ایران روز باد
 روز ما هر روز باد
 جیش ما کین تو باد
 با نسیم آفتاب

له سپه دار سپه سالار افواج رشت -

۵۲ سردار اسعد در مضرغام السیفه دوزخ قوی فتح جولانی ۱۹۰۹ ع کے خاص تیرہ دقتے
 ۵۳ تیغ مہندہ ہندی تلوار ہندوستان کی تلوار مشہور ہے۔

(۲)

یاد باد آں نو بہار رفتہ و آں پتر مردہ باغ
و آں ہرہ محنت کہ بر بلبل رسید از جو زراغ
و آں زخوں فوجو اتان بر کراں باغ و زراغ
و آں زرقار و مرداں در کنار جو یسار

(۳)

یاد باد آں باغباں کز کینہ آتش در فگند
و آں نسیم ہر گانی کا مداو از بیج کفند
آں یکے بر ہر زہ کردا بنار بیخ سخت بند
و آں دگر بر خیرہ کردا ویز چوب خشک دار

(۴)

بر کراں گلشن تبریز آتش در گرفت
کشت اند آں کہ ناگہ اندراں کشور گرفت
چوں زمردی و دلیری رہ بر آں شکر گرفت
لشکر ہمسایہ ناگہ سر بر آورد از کشت گرفت

(۵)

کایں منہم افشردہ پا اندر درو صلح دوداد

و آں خزاں تیز جنگ
در رہ ناموس و رنگ
لالہ ہائے رنگ رنگ
سرو ہائے خاکسار

در نفعائے این چمن
لالہ و سرود چمن
گلشن این مین
میوہ ہائے خوشگوار

از نسیم جو شاہ
خون مسکینان تباہ
لشکر مشروطہ خواہ
با ہزاراں گیر و دار

نسبت از من خوف بڑے

آمدستم تا به بندم ره بر آشوب و فساد
 الله الله ز آن تطاول الله الله آن عباد
 این چه جور است عداوت این چه فضل است تقاد

(۶)

خافل از این کاسان هر روز باز بها کند
 ملت بیدار دل گردن فراز بها کند
 کردگار داد گستر کار ساز بها کند
 تما که اهل درد را گرد زمانه ساز نگار

(۷)

اینک اینک سال نو شد آفرین بر سال نو
 سال نو هر دم زنده بر ملک ایران فال نو
 ماضی ما کینه شد بنگر در استقبال نو
 فرو استقبال نو باشد در استقبال کار

(۸)

منت ایزد را که قوم خفته را بیدار کرد
 خیر و گریه گان را ز سحر ملکوت آواره کرد
 اینک اینک نوبت کار است بایده کار کرد

بر طریق مستقیم
 ای خداوند کریم
 زین گرد و بار بار

بر خلاف راسته مرد
 روی پیکار بسرد
 بر دامن اهل درد
 چرخ نام دخت یار

هم بر این اقبال نو
 دل کند آبان نو
 فرو استقبال نو
 منت از پر و دو گار

طعن حتی زینت
 آن عزیز ذو انتقام
 در روز ناموس و نام

”ناکہ مقصود سے بدست آکر ہم بعد از انتظار
بر خلاف ہمنوا رہے
ملک اشعار (بہارِ مشہدی)

مبارک است

(۱)

ایں روز نامہ بر ہمہ ایراں مبارک است
براہل دشت و مردم دہقان مبارک است
برزاریع گرسنہ و عریاں مبارک است
امبال از برای فقیراں مبارک است

(۲)

فرخندہ باد سال پہ اصنافِ خونِ جگر
فرخندہ باد سالِ غریبانِ در بدر
فرخندہ باد سالِ فقیرانِ رنج
بر ساکنانِ گوشہ زنداں مبارک است

(۳)

رسیتیم از کند مظالم ہزارِ شکر
گشت جاہلاں ہمہ عالم ہزارِ شکر
جیتیم از تعدی ظالم ہزارِ شکر
مشروطہ از برائے مسلمان مبارک است

(۴)

ساقی بریز شربتِ شیریں بجامِ ما
بلبلِ سخاں کہ گشت مبارک غلامِ ما
مطرب بکوب طبلِ تبارک بنامِ ما
با این غلامِ سیرخیا باں مبارک است

(۵)

من بعد دختران همه صاحب بنفشه شوند
در کتب علوم همه بهره ور شوند
اندر حقوق علم شریک پسر شوند
این اشترک عالم نوال مبارک است

(۶)

جاری شد آبهای عدالت ز چشمه بار
دیگر نمی دهند بجان ما نشت
آورد شاه تازو را مر یک مستشار
این مستشار تازو بطهران مبارک است
امیر تیمور شیر

(۷)

از یک طرف گرسنه فقیران لات و لوت
محتاج روز و شب همه بر قوت بیوت
اطفانشان بر مهنه دلا غر جو عنکبوت
آں اشک شود و آن دل بزیل مبارک است

(۸)

ایها بود همیشه ز ایرانی اے نسیم
آید ز غیب عزت رحمانی اے نسیم
هر چند خواگشته مسلمان اے نسیم
یا بنظر و حجت امکان مبارک است
(آقاسی پیدائش ندرین بختی نسیم)

لوصه ملی

و احسرتا که بر هم خورد اتفاق ملت
بر خورد و دودین را عین و اتفاق ملت

بعوث شد بامت پیغمبر نکو نام تعلیم کرد بر خلق احکام شرع اسلام
یک دین و یک خدا را بخلق کرد اعلام تا بر نفاق دابر گردد و نفاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

آفاق را گرفتند اصحاب بمیرینه تا مصر و الجزایر رنستند تا مدینه
انوار علم تو حید رخسیدشان سینه لرزید ربع مسکین از طعناق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

اصحاب جمله بودند خدمت گذار اسلام شاهان شدند بیاض از اقتدار اسلام
انصاف راستی بود عهد و شعار اسلام تا عرش متصل شد بطاق در و اق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

کردند جان فشانان اسلام را داده بدند اسم الله بالا می هر مسناره
اسلام را نمودند امروزه پاره پاره اقسام مختلف شد اکنون مذاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

داحترما که اصلاح تبدیل شد به افشاد هر دو فاد الفتن یکبار فتنه رفته به باد
قرآن و درس تو حید یکبار رفته از یاد شرع شریب شد محو از انفراد ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

به داخل امروز گشت دست بسته مر یک کمر قفل شرع ترفیع بسته
جمع چو گرگ خواندند که گشته تا که زنده بر هم نطق و نطق ملت

ملک نطق و نطق سے مراد ہے بیاد محفل

داد از نفاق ملت داد و ز نفاق ملت

دانی که که خدمت از بهر دین احمد دانی که بود در عشق بر عاشقان سرمد
مظلوم که بلا بود و نو باد و محب بنمود جان خود را بادل و ذوق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

از بهر حفظ اسلام در راه عشق سر داد ہم نازنین برادر ہم میه حبیب سر داد
بینهر کرم از قتل او خبر داد فرمود اندک این ماه اندر محال ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

افرن تو پیروی کن از سرور شهیدان در نه زلف مسلم کے میثوی مسلمان
بنگر چگونه با شوق سر داده شاه شایان تانگریم امروز استیاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

آفتاب سید الشہدائین شتی نسیم

تصویر

اے اشرف بیچارہ در فکر اطاعت شو عزت زچیل بند شیت مشول عبدت شو
در مدرسہ از آخوند جوئے ہدایت شو اے خانہ خواب ایشیادہ ذات شو
خواہی نشوئی رسوا ہم رنگ جماعت شو

سلہ مہاق چاند کہ گشتا ہر عین کی آخری تاریک راتیں جن میں پانہ نظر نہیں

آیا تو نہ فیصدی طہران عرفا دارد صدر الفصحی دارد تاج الشعرا دارد
 دزدانِ دخل پیشہ گرگان دغا دارد لے خانہ خراب اینجا آمادہ ذات شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

اشعار لطیف را طفلان ہمہ میدانند در مدرسہ دختر با ہلہ می خوانند
 زین ہفتہ باون ہفتہ در فکر تو می ماند تعطیل کن ہرگز با رحم و حرمت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

یا ہو تو کہ درویشی در میکدہ ہیرق زن حق گوئی توئی اموز فریاد انا لحتی زن
 ہاں بوی بہشت آمد از بہر و معلق زن در عین چمن چندی آسودہ و راحت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

این شعر نوشتن چیت اے شاعر دیوانہ بر خیز بیا با یک شب تو بہ میخانہ
 در جامے وحدت بین لذت شایانہ طیل ملکوتی زن مست ازے وحدت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

ہر چند کہ شعر تو چوں بیوہ تر باشد مضمون عبارت چوں شہد و شکر باشد
 این بیوہ سخن گفتن دارای خطر باشد و نداں بگر بگذا در غرق غم و محنت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

آیا تو نمی بینی ارباب حسد را من لہر و گر سولہیں زہیں صوفیہ و اید را
 در زلزلہ افکندی از کان عقائد را با تو بہ و استغفار از تہمت و تہمتا شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

شد چشم حدود او کور از طرز کلام تو جان عرفا چون مرغ افتاده برام تو
روح شعرا در دشت خسته ز نام تو غواص معانی باش در آب بیات شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

نابیطرفان بر کف از صلح لودا دریم امید ترقی بهم زین و زنا داریم
در صحن بهارستان کافی و کلا داریم با خاطر جمع امر در مشغول کتابت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

اذا باد بهار می باز گلزار شده خوشبو آمد بسوی گلشن بانانه چون آهو
فرغان چمن گویند شهابک یاسن هو بانغمه روحانی عازم سوی جنت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

د آقا سید اشرف الدین رشتی رستم

اقرار و انکار

همیشه مسلک می روی خدا بوده بهای دین خدا جان فدا بوده
تمام تبلیغ شرع رسول محنت دریم تمام پیر و فرمان آل اطهاریم
خدا گوا است تمامی دروغ می گویند
حق حق سخن به نیت سرور و عیسی گویند

میانہ دو برادر رفاق و کینہ زچیت حدیث بصرہ و لہر او در مدینہ زچیت
برائے مذہب خودی کینم جا بازی شویم شہرہ آفاق در سرا فرازی
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند

حق حق سخن بے فروغ می گویند
کتاب و قبلہ و دین خدا یکیت یکے برادران وطن دین مایکیت یکے
نقلد علی یم جلگی و اللہ رسالہ و رفل ماست روز و شب تا اللہ
خدا گوا است تمامی دروغ می گویند
حق حق سخن بے فروغ می گویند

شد از حساب معین بعرصہ امکاں بود نفوس مسلمان چہار صد عیاں
تمام متقدم و تمام یک رنگیم سیکیم ہمہ حاضر از پہلے جنگیم
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند
حق حق سخن بے فروغ می گویند

نمی کینم ز حق انحراف یک کلمہ تمام عاشق عدلیم و دشمن ظلمہ
زمام ماست ملامی بدست مجتہدین نشستہ ایم تمامی بدست مجتہدین
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند
حق حق سخن بے فروغ می گویند

بروز جنگ ز شیر زیاں نمی ترسیم ز قوب و بوب و آیر و پلاں نمی ترسیم

ہوائے روضہ باغِ جہاں بود مارا چہ تومن و خوف ز ببارواں بود مارا
 خدا گواہ است تمامی دروغ میگویند
 بختی حق سخن بے فسروغ می گویند
 تبارک اللہ از این مجلس بہارتاں کہ شد ز غول در دیاں از بکارتاں
 زینم پرور مجلس بواہی شد و طہ کہیم جان و تن خود فدای شہ و نہ
 خدا گواہ است تمامی دروغ میگویند
 بختی حق سخن بے فسروغ می گویند
 رات سے بید شرف الدین رشتی ہستم

مبارک بادا

ہر چند بسیار ز محنت کشیدیم حجت بدو خوب ہر جاشیدیم
 از ہر مجلس ہر سود و پرہیزیم آفرندیم امروز و دیہیزیم
 چوں ناہ تاہاں مجلس مبارک
 امر ز طہران رشک جہاں شد در آنخلا ذہ باغ جہاں شد
 گلابنگ شد ہی بر آسماں شد کہ کہ مجلس کرسی نشاں شد
 کہ ہوا شہینان عہد سو مبارک
 این دفعہ محاسن انہیز کہ غلات صفت تو قیسر کہ دہ

خوابے کہ دیدیم تائیسہ کردہ
آن خواب را شیخ تعبیر کردہ
براہل عرفاں مجلس مبارک

خالی گریستم در نیمہ ماہ
از حال محاسن پاشاہ جمہاہ
این شعر حافظ آمد بنا گاہ
ہفتم مدام است از قفل دلخواہ
گفتم غزلخواں مجلس مبارک

اے اہل ایران شادی نمایند
خوراہ مجلس عادی نمایند
شرع خدا را ہادی نمایند
فی النور قطع وادی نمایند
بزمع حیراں مجلس مبارک

در کار ملت صامن وکیل است
این مملکت از من وکیل است
ہفتم وزیر است ثامن وکیل است
برگزی عدل ساکن وکیل است
ہاں اے وکیلاں مجلس مبارک

سر رشتہ ماگر نیست معلوم
گردد در مجلس این دفعہ معلوم
باز ننگی ز بنگ یا روی روم
ایران منلوم سلطان معلوم
براہل وجدان مجلس مبارک

خوشید اقبال رخشندہ بادا
بیشتر ترقی غرمدہ بادا
لور تحتہ دتابندہ بادا
شاہ ہواں تخت پایندہ بادا
مشروطہ خواہان مجلس مبارک

لے قلندر ہمیں کن وقت قلیاں آمدہ
چونکہ بارہاں آمدہ
(آقائے سید شرف الدین رشتی نیم)

تبریک عید

رسید عید و جہاں را فرود حسن بھال
بہار آمد و بوسے بہار می آید
بکود و دشت عیاں لالہ ہاے احمر شد
از این نسیم بہاری پیور زندہ شدند
ز ابرہای گمر بار و از نسیم بہار
بروئے لالہ نشسته است ز الہ چوں اللہ
دربین بہار بملت نوید می گویم
ایا فلک زوہ ایرانیاں سلام علیک
سلام من بشما اے برادران عزیز
سلام من بکسانے کہ شعر می دانید
ہمید و ارچانم ہمیشہ خوش ہاشید

زہے مبارک ماہ و زہے مبارک سال
نسیم اطراف لالہ زار می آید
دید صور سمرائیل روز محشر شد
درختا ہم از نفع صور زندہ شدند
جمع باغ و چین گشت پر نقش و نگار
ز مغز معارف و عامی را بوحہ ہوش و حواس
ز صدق بر ہمہ تبریک عید می گویم
ہمیں سلام کہ ما سانیان سلام علیک
مخدرات بگرستہ خواہران عزیز
بہ اشتیاق نسیم نیال می خواند
نہ اینکہ در کف اغیار دستخوش ہاشید

۱۵ سانیان ایران کا شاہی خاندان

۱۵ سلام نسل - اولاد

۱۵ مخدرات - عورتیں۔

تو حفظ کس ز بلا جملہ اہل ایراں را
 ہماں خوش است ز اخلاص غم را کہیم
 خصوص ملت پاک بنجیب طہراں را
 و عاز صدق و ارادت بجان شاہ کہیم
 ہمیشہ تا بجاں عید برقرار بود
 ہمیشہ تا طرب انگیز نو بہار بود
 بہ تخت باقی و پایندہ باد احمد شاہ
 ایش خوش طرب زندہ باد احمد شاہ
 شہا ہمیشہ شنا گوت اشرف الدین است
 بر آستان تو تبریک عید من این است
 دآقے سید اشرف الدین رشتی نسیم

TITLE

[illegible]

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

FILED

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re.1-00 per volume per day shall be charged for text books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

